وقف ترمیمی بل 24
ایک مختصر جائزہ

(مسلمانوں کے لئے شدید نقصان دہ!)

از

ناظم الدین فاروقی

تمام حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	: وقف ترمیمی بل 24 ایک مختصر جائزہ (مسلمانوں کے لئے شدید نقصان دہ!)
مصنف	: ناظم الدین فاروقی تجزیہ نگار، سینئر مبصر
صفحات	: 58
طباعت	: 28/اگست 2024 بروز چہارشنبہ ۲۲ر صفر المظفر ۱۴۴۶ھ
قیمت	: -/85
ناشر	: سلامہ اکیڈمی

ملنے کا پتہ

سلامہ اکیڈمی

سلامہ سنٹر، پرانی حویلی حیدرآباد

ترتیب

1	ابتدائیہ	4
2	وقف ترمیمی بل 24 ایک مختصر جائزہ (مسلمانوں کے لئے شدید نقصان دہ)	8
3	منسوخ شدہ Principal Acts بیک نظر	12
4	مجوزہ تباہ کن ترمیمات	26
5	JPC کے قیام سے مسلمانوں میں اُمید کی کرن!!	51
6	نام نہاد قیادت سے مسلمانانِ ہند کا سوال	54

بسمہٖ تعالیٰ

ابتدائیہ

اوقافی جائیدادیں اسلام کا عظیم ورثہ

ملت اسلامیہ کی عظیم وراثت جسے توارث اسلامیہ وشعائر اسلام بھی کہتے ہیں وہ مساجد، عید گاہیں، قبرستان اور رفاہ عام وعوام کی فلاح و بہبود نیکی اور تقویٰ کے لئے اللہ کے نام پر عوامی اجتماعی خدمات و Services جو غیر منقولہ ومنقولہ جائیدادیں ہمیشہ کے لئے عطیہ دے دی جاتیں ہیں اسے ''وقف الی اللہ'' کہتے ہیں۔ وہ تا قیامت اللہ کے نام پر مختص ہو جاتی ہیں۔ وقف اسلام کے اجتماعی نظام کا ایک بہت بڑا استون ہے۔ کوئی بھی مسلم سوسائٹی بغیر اوقاف کے نظم کے مکمل نہیں کہلائی جا سکتی۔

اسلام نے مسلمانوں کو وقف کے ذریعہ ایک بہترین Islamic Social Infrastructure دیا ہے۔ جس کے ذریعہ دیگر دینی ضروریات کے علاوہ سوسائٹی کے کمزور طبقات کی بہتر نگہداشت اور انہیں مساوات کے ساتھ باعزت شہری بنائے رکھنے کے لئے تواتر کے ساتھ فراہم کیا جانے والا بہترین کامیاب Supportive System فراہم کیا گیا ہے۔

دنیا میں پہلی مرتبہ نظریہ اوقاف صرف اسلام نے دیا ہے۔ جب مسلم ممالک میں نو آبادیاتی نظام مغربی اقوام کا قیام ہونے لگا تو یوری یورپی اقوام اسلامی ممالک میں اوقافی نظام کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جایا کرتے تھے اور شدید کوفت کا اظہار کرتے تھے کہ یورپ میں ہمارے

یہاں ایسا کوئی صلیبیوں کے پاس مذہبی طریقہ کار نہیں ہے۔جس سے ہم بڑے پیمانے پر عوام کی خدمات انجام دیں سکیں۔امریکہ کے ایک مشہور مورخ مشی گن یونیورسٹی (University of Michigan) کے پروفیسر Johe cole یون کولی نے اپنی کتاب میں 1799ء کے عرب قطعہ کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے کئی صفحات پر تفصیل سے مسلمانوں کے پاس اوقافی جائیدادوں کی ادارے جاتی تنظیم اورطرح طرح کے بڑے اوقافی اداروں کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے۔'' نپولین کی فوج نے جب مصر پر قبضہ کیا تو دیکھا خواتین کے بھی وقف کردہ بڑے بڑے سبیل آب وقف تھے شَطر بان سینکڑوں اونٹ پانی کے مشکیزہ لاؤ کر دریا نیل سے شہروں کو عام لوگوں کے لئے مسلسل مفت میں سربراہی آب کی خدمات انجام دیا کرتے تھے۔یہ کئی سو اونٹوں کا وقف ہوا کرتا تھا۔عصری و دینی تعلیمی اداروں کا قیام مسافر خانوں بیت المعمرین' بیت الیتمیٰ' بیت الاجین' خیمات طواری' شفاء خانے' یتیموں' بیواؤں' ضعیفوں بیماروں کے علاج' بے سہارا لوگوں' بچوں کی کفالت حتیٰ کہ چرند پرند کے لئے بھی علیحدہ علیحدہ وقف تھے۔''

ہندوستان میں مساجد و قبرستانوں کے علاوہ بزرگانِ دین و اولیاء اللہ کے درگاہوں کے قیام اورتعمیر کا کئی صدیوں قبل سلسلہ شروع ہوا۔پھر صوفی مسلک کے شائخین و مرشدوں کی خانقاہوں کو وقف کیا جانے لگا۔مسلم نوجوانوں وحکمرانوں اورال دارلوگ درگاہوں کو بڑی بڑی جاگیریں وقف کرنے لگے۔اسی طرح سے ہندوستانی مسلمانوں کا ایک عظیم وقف کا ورثہ موجودہ نسل کو ملا۔

نہ مسجد نہ عیدگاہ' نہ قبرستان' درگاہ خریدے جاسکتے ہیں نہ ان کی زینات فروخت کی جاسکتی ہیں ایک مرتبہ وقف ہوگیا تو ہمیشہ ہر دور میں وہ وقف ہی رہے گا۔

خدمت خلق کے وخیر کے تمام کام اوقاف کے تحت کئے جاتے ہیں۔ اسلامک سوشل انفرااسکچر کا جگہ جگہ قیام اور نظم چلانا اوقاف کا کام ہوتا ہے۔ حسد، بغض اور مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے دشمنان اسلام و مسلمانوں کے تمام تاریخی ونشان عظمت کو UWMEED وقف ترمیمی بل کے ذریعہ اسے پیروں تلے روندکر ریزہ ریزہ کرنا چاہتے ہیں۔

عالم اسلام میں ہر ملک میں اوقافی جائیدادوں کا بہترین تاریخی نظم قائم ہے۔ آفریقی ممالک سے ایشیائی ممالک پھر ہند سلطنت عثمانیہ، مصر، مراقش، لیبیا، تیونس، الجریا سے لے کر ہندوستان، انڈونیشیا، تک اوقاف کا مکمل بہت بڑا نظام قائم وسرگرم ہے۔ ترکی میں تو صدی پرانہ وقف بینک آج بھی کام کرتا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں خوبصورت عظیم اوقافی اسلامی اسٹکچر اوقافی جائیدادیں آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہیں۔

ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمانوں کے اوقاف کا نظام کم وبیش 800 سال سے قائم ہے۔ بی جے پی سرکار نے 7/اگست کو ایک وقف ترمیمی سیاہ بل 24 پیش کیا ہے۔

اس بات کا فہم وادارک پیدا ہو سکے کہ اگر خدانخواستہ یہ بل 24 پارلیمنٹ میں چند تبدیلیوں کے ساتھ منظور بھی ہو جاتا ہے تو اس کے مسلم کمیونٹی پر کیا مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ 18/اگست کو راقم کا ایک مضمون بعنوان ''کیا پارلیمانی کمیٹی وقف سیاہ ترمیمی بل پر روک لگا سکے گی'' کئی اردو روزناموں میں شائع ہو چکا ہے۔ مسلم اقلیت کے دستوری حقوق کو اصلاحات کے نام پر کس طرح چھین نے کی تیاری کی جارہی ہے۔''اس کی تبارہ کاریوں کا اندازہ کرنا اتنا معمولی نہیں ہے۔ صدیوں کے میراث اسلامیہ کی تباہی کے نقصانات آنے والی کئی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا۔ پیر کے نیچے سے ہماری اوقافی جائیدادیں کھینچ کر ہمیں دربدر ٹھوکریں کھانے کیلئے، بے سروسامانی ڈھکیل دیا جائے گا۔ پہلے باب میں وقف ایکٹ 1995 سے بنیادی

حذف کیئے گئے 23Principal Acts کا پھر آئندہ کے صفات میں وقف ترمیمی بل 24 کا اختصار کے ساتھ بطور تذکرہ حذف کردہ سیکشن پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض نکات کا احاطہ نہ ہوا ہوگا۔لیکن جو کچھ مواد قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے وہ بہت اہم ہے۔سماج کے ہر طبقہ کو اِسے اچھی طرح شعور کی گہرائی سے سمجھنے کے ساتھ شدت ومضبوطی سے مخالفت کرنے اور بل واپس لینے تک جدو جہد جاری رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

اس مختصر کتابچہ میں اس کے خدوخال ومختلف سیاہ نقصان دہ پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔تا کہ تعلیمی یافتہ' دینی' سیاسی جماعتوں و مدارس' دینی حلقوں سے وابستہ حضرات اور اسلامی جہدکاروں اورحق وانصاف کے علمبرداروں' طلباء ونو جوانوں وکلاء صاحبان وسیکولر تعلیمی یافتہ طبقہ اس بل کی سنگینی کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

اُمید کہ قارئین اس کتابچہ کے ذریعہ استفادہ کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچائیں گے۔

والسلام

ناظم الدین فاروقی
تجزیہ نگار' سینئر مبصر

28/اگست 2024 بروز چہارشنبہ
۲۲/صفر المظفر ۱۴۴۶ھ

وقف ترمیمی بل-24
ایک مختصر جائزہ

(مسلمانوں کے لئے شدید نقصان دہ !)

ہندوستان میں جب سے بی جے پی سرکار نے مرکز میں حکومت سنبھالی ۔ آندھی کی طرح نئے قوانین اور موجودہ لازمی دستوری حقوق وتحفظات میں ترمیمات کی جارہی ہیں۔عوام کے ذہن میں یہ بٹھایا جارہا ہے کہ انگریزوں کے زمانے میں قدیم فرسودہ قوانین ہیں اس میں تبدیلی ناگزیر ہے اور جدید تقاضوں اور عصری ضرورتوں کے مطابق ملک کے قوانین میں ترامیم ہونے چاہیے۔ یہ باتیں اس وقت تک سب صحیح تسلیم کی جائیں گی۔ اگر زعفرانی سیاست دانوں کی نیت اور ارادے صاف ستھرے ہیں ۔ عوام کو دستوری بنیادی حقوق سے محروم کرتے ہوئے ملک کے سارے اختیارات چند وزارتوں اور حکومت کے طاقتور اداروں کے ہاتھوں میں مرکوز کرلینا جمہوریت کے مغائر ہے۔اس طرح کی ترمیمات ایک جمہوری دستوری سیکولر' آزاد ملک کے مستقبل کے لئے شدید نقصان دہ ہے۔

ملک میں ہندوتوا طاقتیں اسی طرح مسلمانان ہند سے شدید نفرت وحقارت اور انتقام کا جذبہ رکھتے ہوئے فوز وفلاح' بھلائی اور انصاف کے نام پر مسلمانوں کے حقوق کو ذبحکر رہے ہیں ۔ یہ عجیب اتفاق ہے یا پھر منصوبہ بند پیانے پر گذشتہ چند سالوں سے ماہ اگست میں ہی خاص طور پر بی جے پی پارلیمنٹ میں راتوں رات ایسے بل منظور کررہی ہے جو مسلمانوں کے انفرادی واجتماعی حقوق مفادات کے عین مغائر ہے۔

یہ پروپگنڈہ کیا جارہا ہے کہ ریلوے ڈیفنس کے بعد اگر کسی ادارے کی سب سے زیادہ اور بڑی جائیدادیں ہیں تو وہ وقف بورڈ کی ہے۔ ہندوتوا کے ترجمان کا کہنا ہے کہ 14% مسلمان آبادی کے لئے قومی جائیدادوں کا 35% حصہ بہت زیادہ ہے قومی جائیداد کے تناسب کے اعتبار سے یہ کم ہونا چاہیے۔

بی جے پی کے پروپگنڈہ سل کی جانب سے یہ اعدادوشمار پیش کئے جارہے ہیں کہ 2005 میں 5 لاکھ ایکٹر اراضی تھی وہ 2020 تک بڑھ کر 9 لاکھ ایکٹر کیسی ہوگئی۔ یہ کہہ کر بدنام کیا جارہا ہے کہ اس دوران مسلمان نے غیر مسلموں اور سرکاری اراضیات پر قبضہ کرکے اسے غیر قانونی طور پر اوقافی جائیداد میں شامل کررہے ہیں وغیرہ۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو ان لاکھوں ایکٹر اوقافی جائیدادوں میں نصف بھی مسلمانوں کے قبضے اور ہاتھوں میں اب نہیں ہیں۔ سب جھوٹ کا پلندہ ہے۔ ریکارڈ پر کچھ ہے میدانی حقیقت کچھ اور ہے۔

مسلمانان ہند کا ایک نیا المیہ یہ ہے کہ جب بھی دشمنان اسلام کی جانب سے قانونی انتظامیہ' عدلیہ کی جانب سے مصائب کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں تو موالی اعداء اسلام فوری دفلی لے کر مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر ہونے والی بدترین تبدیلیوں اور تکلیف دہ قوانین کی تعریفیں کرتے ہوئے عامہ المسلمین کو مطمئن کرنے کی کوششوں میں ہاتھ پیر مارنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں'' کہ کم ازکم اس قانون اور حکومت

کے احکامات اور پالیسی کی مخالفت مت کرو۔ مسلمانوں ورنہ تم لوگ تباہ ہو جاو گے۔ ہم کو اچھی تبدیلیوں کو قبول کرنے اور ابنائے وطن اور غیر مسلموں سے اچھی توقع رکھنی چاہیے۔'' وغیرہ

گذشتہ 5 سالوں میں مرکز اور ریاستوں میں مسلمانوں کے خلاف درجنوں قوانین باوجود اقلیتوں کی شدید مخالفت کے منظور کر کے نافذ العمل کر دیئے گئے۔ لو جہاد' 'گاؤ رکھشک قانون' طلاق ثلاثہ' بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر' حجاب پر بعض ریاستوں میں سختی' 370' CAA' ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے بعض معدانہ عدل و انصاف کے منافی فیصلے صادر کیے جا رہے ہیں اور فلموں' سیریلوں و سوشل میڈیا کے ذریعہ ملک کا ماحول مسلم مخالف بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

اس پریشان کن صورتحال میں نہ کوئی ریاستی حکومت اور نہ مسلمان کمیونٹی کے ساتھ اوقافی جائیدادوں کے تحفظ اور کنٹرول و بقاء کے لئے حکومت سے مضبوط طاقتور انداز میں مطالبہ کر پائی ہیں ورنہ اس کے تحفظ کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے۔

وقف ایکٹ 1995 اور 2013 کو 5/ اگست 24 کو پہلے راجیہ سبھا میں مکمل طور پر منسوخ کر دیا گیا۔ اور پھر 7 اگست کو منسٹر آف میناریٹی آفیسر کرن رججو نے پارلیمنٹ میں وقف ترمیمی بل 24 پیش کیا۔ وقف ترمیمی بل کے متعارف کروانے پر پارلیمنٹ میں ایک ہنگامہ کھڑا ہوا۔ اپوزیشن قائدین اور خاص کر محبّ اللہ ندوی ایم پی' اسدالدین اویسی صاحب' اور عمران مسعود کانگریس' اکلیش یادو اور کیرلا و ٹاملناڈو ممبران نے حکومت کو زبردست گھیرا اور حکومت کو جس کے نتیجہ میں مجبوراً جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی (JPC) کو نظر ثانی کے لئے بھیجنا پڑا۔

وقف ایکٹ کو بڑی باریک بینی سے تباہ کیا جارہا ہے ایک ایک شق اور سب سیکشن یا تو حذف یا اس کی ترمیم پیش کی گئی یا پھر مکمل طور پر اس کی اہمیت گھٹاتے ہوئے اور ایک ایسی سازش رچی گئی جس سے برائے نام بلا اختیار اور مرکزی حکومت کے کنٹرول میں لیتے ہوئے وقف بورڈ کو ایسا کھوکھلا اور کمزور کردیا جانے والا ہے کہ بورڈ کے رہنے یا نہ رہنے میں کوئی فرق باقی ہی نہ رہے۔

UWMEED کے پیش کردہ مسودہ کے مطابق 43 نئے شقوں کے ساتھ نئے قوانین اور ترمیمات شامل کئے گئے اور ٹھیک اسی طرح جو وقف بورڈ کو طاقت ور بنانے والے سابقہ قوانین تھے وہ مجوزہ وقف ایکٹ کے بنیادی Principal Act سے حذف کردیئے گئے۔

حکومت سے مطالبہ یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں 1995 و 2013 کا وقف ایکٹ جوں کا توں واپس نافذ العمل معمولی اضافے وشقوں کے ساتھ رکھا جائے۔

جس سے بورڈ کے بحیثیت ایک طاقت ور حکومتی ادارے کے طور پر تنظیمی وشعبہ جاتی اصل مکمل حیثیت ہی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔

منسوخ شدہ

Principal Acts بیک نظر

وقف ایکٹ 1995 اور 2013 کے بڑے اہم مضبوط عمودی 22
Principal Acts کو وقف ترمیمی بل 24 سے زبردستی کے حذف کردیئے گئے۔

حذف کردہ Principal Act پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے پتہ چلے گا کس طرح وقف قوانین کو ترمیم کے نام پر اس کی مکمل طور پر حیثیت ختم کی جارہی ہے۔ قارئین کے اندازے کے لئے Principal Act منسوخ و حذف شدہ کے اہم نکات حسب ذیل درج ہے:۔

(1 Section 3 of the principal Act:	**حذف Omitted**

(i) وقف کے اس بنیادی ایکٹ کو حذف کردیا گیا۔ جس میں وقف آراضیات پر ناجائز قابضین اور کرایہ دار'

قول دار کی کرایہ کی مدت ختم ہونے پر بورڈ، متولی یا کمیٹی
کو خالی کروانے کے اختیارات تھے۔

(ii) اوقافی جائیدادوں کی فہرست اوقاف میں درج
رجسٹر ہونے چاہیے۔

(iii) متولی کی اہلیت کے متعلق شق ہے۔

(iv) عبادت گاہ اور خانقاہ، پیر خانہ کی تشریح کی گئی۔

(v) وقف کی تعریف کیا ہے اس کی تصریح کی گئی۔
مشروط خدمت کسے کہتے ہیں اس کی تشریح کی گئی۔
وقف ادارہ میں کونسی کونسی جائیدادیں شامل ہوں گی؟

(2 Section 4 of the principal Act: | **حذف Omitted**

1) اگر اوقاف کی جانب سے کوئی سروے کمشنر مقرر نہیں کیا
گیا ہو تو تین ماہ میں وقف سروے کمشنر کا تقرر عمل میں
لیا جانا چاہیے۔
جو وقف جائیدادیں پہلے ہی وقف بورڈ کی جانب سے
اعلان شدہ ہیں اس پر نظر ثانی کا حق کسی کو نہیں رہے گا۔
سوائے کوئی خصوصی پروویشن Provision کے
ذریعہ اس پر غور کیا جائے۔

- کوئی، اعتراض اور قانونی طور پر جائز شکایت ہو تو اسکا
ازالہ کیا جائے گا۔

- وقف ٹریبونل کو یہ اختیارات حاصل ہوں گے وہ اس بات کا اندازہ کر کے ناجائز قبضے کے ذریعہ وقف جائیدادوں کا کتنا نقصان ہوا اور وقف ٹریبونل اس بات کا مجاز ہو گا کہ ہونے والے نقصانات کو بطور جرمانے وصول کرے۔
- اگر سرکاری ملازم اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کرے اور نقصانات کی پابجائی کے لئے متعلقہ پارٹی سے جرمانہ وصول نہ کر سکے تو اس پر 15 ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

(3 Section 7 of the principal Act: | **حذف Omitted**

<u>**مذکورہ سیکشن 54 کو اس سیکشن میں دہرایا گیا ہے:**</u>

- ☆ وقف کے اشتہار اور نوٹیفیکیشن سے کسی فرد کے مفادات متاثر ہو رہے ہیں تو اس کی تصحیح کی جائے گی۔
- ☆ ٹریبونل کو یہ اختیار ہو گا کہ ناجائز قبضوں سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لے کر نقصانات کی پابجائی کے لئے ہرجانہ ومعاوضہ کے وصولی کا تعین کرے۔
- ☆ اگر سرکاری ملازم ناجائز قبضوں کو برخواست کرنے اور اس کی روک تھام میں ناکام ہوگا تو ایسے ملازم پر 15 ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

حذف
Omitted

In Section 14 of the principal Act:(4

☆ یونین ٹریٹری دہلی کے بجائے لفظ 'قومی دارالحکومت کے علاقے' کہلائے جائیں گے۔

☆ ریاستی بورڈ کے ممبر کی حیثیت سے بار کونسل کے کسی مسلم وکیل کو بحیثیت رکن جو نامزد کیا جائے گا۔ اگر نہ ہونے کی صورت میں کسی دوسری ریاست یا مرکز سے فاضل مسلم ایڈوکیٹ کو شامل کیا جائے گا۔ ہر درجے میں رکن کا انتخاب الکٹورل کالج کی جانب سے کیا جائے گا۔

☆ ایک ایسا شخص جو پیشہ وارانہ مہارت رکھتا ہے جیسے ٹاؤن پلاننگ، بزنس مینجمنٹ، سماجی کارکن، فینانس، تحصیل اور زراعتی میدان میں مہارت رکھتا ہو رکن بنایا جاسکتا ہے۔

☆ کوئی منسٹر مرکزی سرکار ریاستی حکومت کی رکن کو نامزد یا منتخب نہیں کرسکتی ہے۔ اگر یونین ٹریٹری (مرکزی علاقے ہوں) تو مرکزی حکومت کم از کم 5 اور زیادہ سے زیادہ 7 اراکین بورڈ کو نامزد کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

حذف
Omitted

Section 20 of the principal Act: (5

سیکشن 20 کے مطابق کوئی بھی منتخب چیرمین بورڈ کے اراکین کے غیر اعتماد No.Confidance Vote کے بعد

حکومت کی ایماء سے معزول کیا جاسکتا ہے۔ چیرمین کی کم از کم معیاد 1 سال تکمیل ہونی چاہیے اور معزول کرنے کے لئے حکومت کی اجازت لازمی ہوگی۔

کم از کم تین اراکین بورڈ ایک اقرار نامے کے ساتھ حکومت کو چیرمین کے معزول کرنے کی درخواست دے۔متن میں لکھا جائے کہ ہم No Confidence Vote چیرمین کے خلاف استعمال کر چکے ہیں۔

a تا k تک تمام تفصیلی قواعد لکھے گئے ہیں۔

حذف
Omitted

In Section 32 of the principal Act:(6

وقف کی کسی بھی جائیداد کو کرایہ پر دینے کے لئے ضروری ہے کہ 3/4 اراکین اس تجویز سے اتفاق کریں۔نامنظور اور مخالفت کی صورت میں اس کی بنیادی وجہ درج رجسٹر کی جائے۔شق نمبر 11 میں اگر کوئی نفع بخش **Feasibility Report** جس میں جائیداد کو کمرشیل کامپلکس، تعلیمی ادارہ، شاپنگ مال، مارکٹ، رہائشی فلائٹس کی تعمیر اور ترقی کی تجویز وصول ہو تو حکومت کے اجازت کے بغیر پروجکٹ کو بورڈ منظور کرسکتا ہے۔(سابقہ جو شرط تھی وہ اب حذف کردی گئیں ہے۔)

حذف Omitted

Section 33 of the principal Act:(7

چیف ایگزیکٹیو آفیسر یا اس کے تحت متعین کردہ عہدہ دار کو اختیار سونپا کرتا تھا وہ ختم کر دیا گیا۔ صرف چیف ایگزیکٹیو آفیسر ہی سرکاری دستاویزات پر دستخط کرنے کا مجاز ہوگا۔

حذف Omitted

In Section 37 of the principal Act:(8

بورڈ اپنے درج شدہ تمام اوقافی جائیدادوں کا ریکارڈ تحصیل آفس میں داخل کرے۔ لینڈ ریکارڈ آفس کو وقف سروے ہونے کے بعد 6 ماہ کے اندر اندر مطلع کرے۔

حذف Omitted

In Section 40 of the principal Act:(9

وقف جائیداد ہونے کے متعلق حتمی فیصلہ بورڈ کا ہوگا۔ کسی جائیداد کے سلسلہ میں شکایت اور اعتراض موصول ہو تو بورڈ اپنی تحقیقات اور بورڈ میں موجود ریکارڈ کے ذریعہ جائیداد کا تعین کرے گا۔ یہ جائیداد وقف ہے یا نہیں ہے۔ اس طرح کے معاملات میں بورڈ کا فیصلہ حتمی ہوگا اور اسے وقف ٹریبونل تسلیم کرے گا۔

حذف Omitted

In Section 52 of the principal Act:(10

اس سیکشن 52 میں سیکشن 56 شامل کیا گیا تھا۔

☆ 52A سیکشن کے تحت جو بھی بورڈ کے بغیر اجازت اور منظوری کے اگر وقف جائیداد غیر قانونی طور پر کسی سے بھی اشتراک یا خرید وفروخت کرے گا۔اس کے لئے سخت سزاء ہوگی ۔قید با مشقت کی مدت 2 سال تک بھی ہوسکتی ہے۔

☆ کوئی کریمنل کوڈ کے تحت جرم اور خرد برد کرے گا وہ بغیر کسی عبور رہائی (بیل) کے سزاء کا مستحق ہوگا۔

☆ بورڈ کی کسی بھی شکایت کو ریاستی حکومت قبول کرتے ہوئے جرائم میں ماخوذ کیا جائے گا۔

حذف
Omitted

In Section 55 of the principal Act:(11

چیف ایکزیکٹیوآفیسر کو یہ اختیار رہے گا کہ کسی بھی کرایہ دار یا ناجائز قابض دار سے جائیداد حاصل کرنے کے لئے 15 دن کی قبل از وقت نوٹس دے ۔ایک مقامی روز نامہ میں نوٹس کا اشتہار دینا چاہیے جس میں وقف جائیداد سے بے دخل کرنے اور خالی کروانے کی وجوہات کی صراحت ہونی چاہیے۔اگر کوئی جائیداد فروخت کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس کا پبلک آکشن ہونا چاہیے۔اور فروخت شدہ جائیداد کی رقومات حکومت کے پاس جمع کروائیں۔

اگر چیف ایکزیکٹیوآفیسر بقایہ جات وصول نہ کر سکے یا پھر

کوئی معاملہ پیچیدگی اختیار کر رہا ہوتو اسے وقف ٹریبونل میں رجوع کر دینا چاہیے۔اسی صورت میں وقف ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

12) In Section 61 of the principal Act: | حذف **Omitted**

اگر احکامات کی تعمیل کرنے میں کوئی متعلقہ شخص ناکام ہو جائے تو 8 ہزار یا دس ہزار کا جرمانہ اور کم از کم 6 ماہ کی قید بہ مشقت جیل کی سزاء ہوگی۔

13) In Section 64 of the principal Act: | حذف **Omitted**

متولی کے منصب پر ماموری اور معزولی سے متعلق قواعد و ضوابط تفصیل سے اس سیکشن 64 میں بیان کئے گئے تھے۔

14) In Section 67 of the principal Act: | حذف **Omitted**

وقف جائیدادوں کے انتظام کے لئے بورڈ انتظامی کمیٹیوں کو قطعیت دے کر ذمہ داری سونپے گا۔یہ بورڈ کے اختیار میں ہوگا کہ کسی کمیٹی کی بدعنوانیوں یا عدم کارکردگی کی وجہہ کسی دوسری کمیٹی کو تشکیل دیتے ہوئے پرانی کمیٹی کو تحلیل کر دے۔اس کے تفصیلی قواعد و ضوابط اس سیکشن میں شامل تھے۔جسے حذف کر دیا گیا ہے۔

حذف
Omitted

In Section 72 of the principal Act:(15

متولی اگر ذراعتی زمین کی کاشت کر رہا ہے تو اس پر لگان 10% سے بڑھا کر 20% کر دیا گیا تھا۔

جو کھیتی کی زمینات راست وقف کے تحت بٹائی پر کاشت کاری کے لئے دی گئیں اس میں کسی قسم کی تقسیم اور لگان نہیں ہو گا۔ وہ وقف ہی کی ملکیت ہوگی۔

(بورڈ کے یہ تمام اختیارات ختم کر دیئے گئے ہیں)

حذف
Omitted

In Section 73 of the principal Act:(16

چیف ایکزیکیٹیو آفیسر کے بینک کھاتے میں مالی معاملات کے سلسلہ میں تفصیلی اختیارات اور تحدیدات درج ہیں:

حذف
Omitted

In Section 83 of the principal Act:(17

ریاستی حکومت ضرورت پڑھنے پر اور کئی وقف ٹربیونل قائم کر سکتی ہے۔ تنازعات کو حل کرنے اور دعوے داروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے حکومت نے تفصیلی قواعد اور ضوابط اس سیکشن میں شامل کئے تھے۔

حذف
Omitted

Section 104 of the principal Act:(18

کوئی بھی غیر مسلم جس نے مسجد، عید گاہ، درگاہ، مسافر خانہ،

خانخواہ، قبرستان، مقبرہ وغیرہ کے لئے اگر جائیداد وقف کی ہے تو یہ وقف درج رجسٹر کیا جائے گا اور وہ تاریخ وقف سے وقف جائیداد کہلائے گی۔ (اس سیکشن کو بھی حذف کردیا گیا ہے)

حذف Omitted | **Section 107 of the principal Act:(19**

ایکٹ آف 1963 36 کے مطابق کوئی وقف جائیداد کسی کے قبضے میں ہو اس پر Limitation Act لاگو نہیں ہوگا۔

حذف Omitted | **Section 108 of the principal Act:(20**

جو Evacuee وقف جائیدادیں Evacuee Property Act 1950 (31) سے قبل وقف کی گئیں تھیں جس کا دستاویزی ثبوت موجود ہے تو ایسی جائیدادیں Evacuee Property نہیں کہلائے گی۔ جو لوگ وقف کرنے سے پہلے پاکستان چلے گئے تھے ان کی جائیدادوں کو درج اوقاف نہیں کروایا جا سکتا ہے۔

حذف Omitted | **Section 108(A) of the principal Act:(21**

دوسرے قوانین Over riding یا اس ایکٹ کو متجاوز نہیں کرتے۔ یہ وقف ایکٹ اپنی حیثیت میں مکمل نافذ العمل ہے۔ وغیرہ

حذف **Omitted**	**Section 110 of the principal Act:(22**

وقف بورڈ کو بعض ذیلی Regulations بنانے کا اختیار حاصل ہوگا۔جس کا مختصر ذکر حسب ذیل ہے۔

(a) ان ذیلی قواعد Rules میں جسے بورڈ کی میٹنگ کہاں اور کیسے اور کب منعقد ہوگی ۔(b) میٹنگ کا ایجنڈہ کیا ہوگا۔

(c) کمیٹیوں کی تشکیل کی صورت میں ان کا کیا کام ہوگا۔

(d) چیرمین اور اراکین بورڈ کو دیئے جانے والے Allowances کو طے کرنا۔(e) عہدہ داروں اور دوسرے بورڈ کے ملازمین کی ذمہ داریاں اور ڈیوٹی طئے کرنا ان کی باز پرس کرنا۔

(f) اوقاف کے جائیدادوں کے رجسٹریشن کے فارمس کی تیاری اوران کو رجسٹر کرنے کے طریقہ کے طئے کرنا۔

(g) سیکشن 37 کے تحت اوقاف کا رجسٹر علحیدہ رکھنا چاہیے۔

(h) اوقاف کا بجٹ تیار کرنا اور متولیان و کمیٹی کے منتظمین کی جانب سے داخل کردہ تختہ جات وحسابات کی تنقیح کرنا۔

(i) سیکشن 79 کے تحت اکاؤنٹس اور بکس آف اکاؤنٹس روزآنہ کی بنیاد پر تیار رکھنا۔

(j) سیکشن اور شیغہ جاتی احکامات کی نقولات کے لئے فیس متعین کرنا۔

(k) اور کوئی مسئلہ جو بورڈ کے دائرے اختیار میں آتا ہو۔۔

مذکورہ : 23 Principal Act کو دہرایا گیا ہے ۔ Principal Acts سے آخر حکومت، ملک کے دوسرے شہریوں کو اس سے کیا تکلیف اور زحمت تھی ۔ بی جے پی سرکاران مذکورہ 23 قوانین کو منسوخ کرتے ہوئے یہ ثابت کرچکی ہے کہ بنیادی طور پر بی جے پی اوقاف ہی کے مخالف ہیں ۔تمام تر حکومت کے اختیارات میں ہونے کے باوجود اس کی اصل حیثیت منصوبہ بند طور پر ختم کرنے کی اصل وجہہ کھل کر ظاہر ہوچکی ہے۔

ہندوستان کی پارلیمنٹ نے 1995 میں غور وغوص کے بعد وقف کے یہ بہترین قوانین بنائے تھے اور اس سے اوقافی جائیدادوں کا ٹھیک طرح سے انتظام چلانے میں بڑی مدد مل رہی تھی ۔ بنیادی طور پر وقف ترمیمی بل 24 ایک قانونی ظلم و زیادتی ہے کہ مسلمانوں کو زبردستی ان کے دستوری حقوق سے محروم کیا جارہا ہے ۔آگے کے مضمون میں دیکھیں کہ کس طرح سے ایک مضبوط نافذ العمل وقف قوانین کی دھجیاں ترمیمی بل 24 کی حیثیت سے اُڑائی جارہی ہیں۔

Following Principal Act omitted from The WAQF Act

1.	In section 3 of the principal Act,-	Omitted
2.	In section 4 of the principal Act	Omitted
3.	In section 7 of the principal Act	Omitted
4.	In section 14 of the principal Act	Omitted
5.	Section 20A of the principal Act	Omitted
6.	In section 32 of the principal Act	Omitted
7.	In section 33 of the principal Act	Omitted
8.	In section 37 of the principal Act	Omitted
9.	In section 40 of the principal Act	Omitted
10.	In section 52 of the principal Act	Omitted
11.	In section 52A of the principal Act	Omitted
12.	In section 55A of the principal Act	Omitted
13.	In section 61 of the principal Act	Omitted
14.	In section 64 of the principal Act	Omitted
15.	In section 67 of the principal Act	Omitted
16.	In section 69 of the principal Act	Omitted
17.	In section 72 of the principal Act	Omitted
18.	In section 73 of the principal Act	Omitted
19.	In section 83 of the principal Act	Omitted
20.	Section 104 of the principal Act	Omitted
21.	Sections 107, 108 and 108A of the principal Act	Omitted
22.	In section 109 of the principal Act	Omitted
23.	In section 110 of the principal Act	Omitted

وقف ایکٹ کے مذکورہ بنیادی دفعات کو حذف کر دینے کے بعد وقف بورڈ مجوزہ UWMEED کی حیثیت سے ایک گاؤں کے پنچایت سے بھی کم ہو جائے گی۔

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

(a) Omitting section 40 relating to the powers of Board to decide if a property is Waqf property;

(b) Omission of section 107 so as to make the Limitation Act, 1963 applicable to any action under the Act; and omission of sections 108 and 108A relating to special provision as to evacuee Waqf properties and Act to have overriding effect.

مزید تفصیلات کے لئے:

پورٹل کا لنک:

https://sansad.in/ls/legislation/bills

مجوزہ تباہ کن ترمیمات

1) وقف بورڈ کے نام کی تبدیلی:

نئے وقف بل جو ایکٹ میں تبدیل ہونے جا رہا ہے۔اس کا نیا نام رکھا گیا ہے

UWMEED

"Unified Waqf Management Empowerment Efficiency and Development".

زعفرانی دانشوروں اور سیاست دانوں کو لفظ مسجد، قبرستان، عیدگاہ، درگاہ وغیرہ سے کافی حسد اور بغض ہے اور ٹھیک اسی طرح خالص لفظ وقف انہیں تیر کی طرح ان کے سینہ میں لگتا ہے۔اس لئے ایک ایسا طویل نام دے دیا گیا ہے کہ لوگ آہستہ آہستہ وقف ہی کو بھول جائیں۔

ان کی عصبیت اور اسلام دشمنی کا ثبوت یہ ہے کہ ''وقف ایکٹ'' کے نام کو ختم کرتے ہوئے اتنا بڑا نام متعارف کروانے جا رہے ہیں تا کہ وہ بڑے وکلاء اور جسٹس صاحبان کو بھی ٹھیک سے UWMEED یاد نہ رہے۔

2) مجوزہ وقف قانون میں وقف کرنے کے لئے جائیداد کا مالک ہونا ضروری:

یہ شق شامل کی گئی ہے کہ جب تک قانونی اعتبار سے کوئی کسی جائیداد کا مالک نہیں ہو جاتا وہ کسی جائیداد کو وقف نہیں کر سکے گا۔

کیا قانون بنانے والوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ شرعی طور پر کوئی کسی جائیداد کا مالک ہو وہی اپنی جائیداد یا پونجی وقف کر سکتا ہے۔ غیر قانونی جائیداد یا قبضہ اور Encroach کی ہوئی جائیداد شرعی اعتبار سے وقف ہرگز نہیں کی جا سکتی ہے۔ یہ شق زبردستی کیوں شامل کی جا رہی ہے۔؟

3) کوئی نومسلم اپنی جائیداد کو اسلام لانے کے 5 سال تک وقف نہیں کر سکے گا۔ جس لمحہ وہ مسلمان بن جائے گا اسی وقت سے اس کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ عطیہ دے یا وقف کرے۔ یہ روک لگانے کا حکومت کو کوئی استحقاق نہیں ہے۔

4) غیر مسلم منقولہ و غیر منقولہ جائیداد وقف نہیں کر سکیں گے؟

ہندوستان کی تاریخ گواہ ہے کئی ہندو راجاؤں اور مال داروں نے اپنی جائیدادیں باضابطہ وقف کی ہیں۔ کسی بھی ہندوستانی شہری کو وقف کرنے کی اجازت تھی۔ آج بھی کئی ہندو مسجد و قبرستان کے لئے بخوشی اپنی جائیداد وقف کرتے ہیں۔ اب یہ شق نئے بل 24 میں سے حذف کر دی گئی ہے۔ یعنی غیر مسلم کا وقف کردہ جائیداد کا حصہ وقف نہیں کہلائے گا۔ اس کی اولاد اس کا واپس مطالبہ کر سکتی ہے۔

5) کلکٹر کو تمام اختیارات:

ترمیم سیکشن 3/4 (D) 4 اور سیکشن 101 (1)۔ وقف کے سروے کمشنر کے اختیارات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ مجوزہ وقف قانون کے مطابق کلکٹر کو کئی عدالتی اختیارات سونپے جانے والے ہیں۔ سروے کمشنر جو وقف کا ہوا کرتا ہے۔ اس کے تمام اختیارات چھین کر مکمل طور پر ڈسٹرکٹ کلکٹر کو سونپ دیئے گئے ہیں۔ جب تک کلکٹر کی رپورٹ اور نو آبجکشن سرٹیفکیٹ (NOC) جاری نہیں کیا جاتا اس وقت تک کوئی بھی جائیداد درج اوقاف نہیں کی جاسکتی۔ محلے میں مسلم آبادی کم ہے اور کوئی شخص اپنے زندگی میں اِسے وقف کرنا چاہتا ہے تو قرب وجوار کے لوگ اگر اعتراض داخل کریں تو پھر یہ معاملہ کلکٹر کے پاس زیر التواء میں پڑا رہے گا۔ اس پر طاقتور لوگ قبضہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

13/ اگست 24 کو مدھیہ پردیش میں ایک مسجد میں ہندوؤں کے پوجا کرنے کے لئے کلکٹر کے دفتر پر دھرنا دیا۔ کلکٹر نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جس پر حکومت مدھیہ پردیش نے کلکٹر کا تبادلہ کر دیا۔ یہ عین ممکن ہے کہ اوقافی جائیدادوں پر آہستہ آہستہ پوجا کی اجازت دی جانے لگے گی۔ ہبلی عید گاہ کے میدان میں مورتی نصب کر کے عدالت سے عارضی حکم نامہ حاصل کر کے گنیش کی پوجا کی جاتی رہی' گوہاٹی اور دوسرے علاقوں سے بھی یہی اطلاعات موصول ہو رہے ہیں۔ وقف اراضی کے کسی بھی ایک کونے میں مورتی رکھ کر ہندو فریق اپنا دعویٰ پیش کریں گے۔

ہمارے سامنے گجرات ماڈل ہے وہاں ہندوؤں نے سپریم کورٹ سے ایک فیصلہ اپنے حق میں حاصل کر لیا کہ ہندو آبادی میں کوئی غیر ہندو مکان اور جائیداد نہیں خرید سکتا اور غیر ہندو کو فروخت نہیں کر سکتا ہے۔ خدشہ ہے کہ یہی سب کچھ اوقافی جائیدادوں کے سلسلہ میں بھی ہوگا۔

تکثیری آبادی میں کسی مسلمان کو اپنی جائیداد کو وقف کرنے کے اس بہانے اجازت دینے سے انکار کردیں گے۔اور کہیں گے کہ ہمارے یہاں مقامی غیر مسلموں کی شکایتیں وصول ہوئیں لہٰذا اس علاقے ومحلّہ میں وقف کی درخواست کو مسترد کیا جاتا ہے ۔NOC جاری نہیں کرنا ہی خود اس بات کی دلیل ہو گی ۔ یہاں آپ جائیدادوں کو وقف نہیں کر سکتے ۔

کلکٹر کئی اوقافی جائیداد مسجد، قبرستان، عیدگاہ یا اور دوسرے وقف شدہ آراضیات کا لنک ڈاکومنٹ طلب کرے گا ۔ ہمارے جتنی قدیم وقف جائیدادیں ہیں چاہے مسجد ہو، قبرستان ہو یا عیدگاہ وغیرہ کئی صدیوں پہلے وقف کردہ ہیں ۔ بہت سارے جائیداد کے اسنادات مرور زمانے کی وجہہ ضائع یا مفقودالخبر ہوتے ہیں ۔اس پیڑی کے لوگ اتنے قدیم زمانے کے نقولات کہاں سے لائیں گے۔مسجد میں دوسوسال سے نماز ہورہی ہے۔ قبرستان میں صدیوں سے تدفین ہوتی ہے۔عیدگاہ میں تواتر کے ساتھ عیدین کی نمازیں ادا کی جاتی ہیں، تحصیل اور مونسپل ریکارڈ پر موجود ہے پھر بھی متولیان اور وقف کمیٹیوں سے قدیم لنک ڈاکومنٹ کا مطالبہ شدید زیادتی اور ظلم ہے۔

5) عوامی نوٹس کا لزوم :

ترمیم سیکشن 37 (b) میں کہا گیا ہے وقف کرتے وقت واقف کار درخواست کو کلکٹر آفس میں دینا ہوگا اور 90 دن کی نوٹس عوام کو دے گا۔اگر کوئی کسی دوسرے مدعی یا کسی بھی تنازعہ کی شکایت موصول نہ ہوتو غور وخوص کے بعد کلکٹر اجازت دے گا کہ اس جائیداد کو بحیثیت وقف جائیداد کے اندراج کیا جاسکتا ہے۔

اس کے پیچھے ایک منصوبہ بند سازش کی بو آتی ہے۔عین ممکن ہے قرب و جوار

کے عداوت رکھنے والے کار یہ کرتا' کارسیوک وفرقہ پرست عناصر فوری ایک شکایت داخل کرسکتے ہیں اور کلکٹر پرفرقہ پرست عناصر دباؤ ڈال کراسے التواء میں رکھتے ہوئے مقدمہ بازی کرکے اچھی خاصی جائیداد کوقصداً متنازع بنادیا جائے گا۔یہی طرزعمل ہم کئی ریاستوں میں آج دیکھ رہے ہیں۔

معمولی شکایتوں پرخود کلکٹر اور میونسپل کارپوریشن مساجد' عیدگاہوں اور درگاہوں کوبغیرکسی وقف بورڈ کونوٹس دیئے بلڈوز کردیئے جارہے ہیں۔ایسے مواقع پر مسلمانوں کی شکایت یا احتجاج کو پولیس فورس اور گرفتاریوں کے ذریعہ دبا دیا جارہا ہے۔گجرات' یوپی' مدھیہ پردیش' چھتیس گڑھ' ہریانہ میں راتوں رات مساجد بلڈوز کرکے پارک' عام سڑک' گذرگاہ یا چند اراضیات سرکاری استعمال میں زبردستی لے لی جارہی ہے۔ایسے سینکڑوں واقعات آئے دن ہورہے ہیں۔

6) پورٹل پراندراج کالزوم:

مرکزی حکومت کے پاس وقف اراضیات کا ایک پورٹل ہوگا۔ جسے وقف کرنے کے 90 دن میں تمام تفصیلات کے ساتھ اندراج کرنا ہوگا۔ ہر وقف جائیداد کا کوڈ نمبر ہوگا۔وقف کی بڑی بڑی جائیدادیں وزمینات جہاں پرآبادیاں نہیں ہیں خدشہ ہے کہ وہ سب خاموشی سے حذف کردی جائیں گی۔اس پورٹل کی وجہہ سے کئی خدشات پیدا ہورہے ہیں۔اوقافی جائیدادوں میں چھیڑ چھاڑ کرنے میں اشرار اور لینڈ گرابر اور مسلم دشمن سیاسی' سماجی پارٹیوں کو بڑی سہولت ہو جائے گی۔کئی وقف جائیدادوں کو پورٹل میں اندراج کے وقت قصداً حذف کیا جاسکتا ہے۔

تلنگانہ کی سابقہ KCR کی حکومت کے دور میں ایک دھرنی پورٹل بنایا گیا تھا۔ بعد میں پتہ چلا کہ دولاکھ ایکڑ اراضیات کے اندراجات میں خرد برد کرتے ہوئے ہڑپ لیئے گئے۔اس سے بڑے پیمانے پر وقف اراضیات کے غائب ہونے کے خدشات کوتقویت ملے گی۔

عوام میں خدشات بڑھ رہے ہیں کہ مرکز میں سرکار اگر بی جے پی سرکار آئندہ سالوں میں رہے گی تو تمام اوقافی جائیدادوں کی تفصیلات اپنے مقامی خطرناک کاریکرتاؤں کو حوالے کی جائے گی پھر وہ اسے لے کر قانونی طور پر فرقہ پرستوں کو جمع کر کے ہنگامے منظّم کر سکتے ہیں۔

ایٹم نمبر 5 میں منشاء وقف کے ساتھ ساتھ سیکشن (7) میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی مقدمات وتنازعات عدالتوں میں زیردوراں ہیں تو اس کی تفصیلات مرکزی حکومت کو دینا پڑے گا۔ لاکھوں اوقافی جائیداد تنازعات کا شکار ہو جائیں گی۔ اس سے بہت بڑا نقصان مسلمانوں کا ہوسکتا ہے۔ نہ معلوم لامتعلق Third Party ایک فریق بن کر ہمارے مقدمے کی نوعیت خرد برد کرتے ہوئے بدل دے سکتا ہے اور مسلمان اپنے اوقافی وقف سے محروم کر دیئے جاسکتے ہیں۔ متعصب قسم کے جّجس صاحبان سے انصاف کی امید نہیں کی جاسکتی۔

7) سرکاری اراضیات:

ایٹم نمبر 30 میں سب سیکشن 2 میں کہا گیا ہے کہ سرکاری اراضیات کو وقف نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیا مسلمان اتنے بے وقوف ہیں یا اپنے شرعی احکامات سے واقف نہیں ہے کہ سرکاری زمین کو وقف کریں۔ بلکہ خوف اس بات کا ہے کہ زبردستی حکومت بدنیتی اور فرقہ پرستوں کے دباؤ میں سرکاری جائیداد ہونے کا دعویٰ کرے گی۔

8) آغا قانی وبوہرا وقف:

ایٹم نمبر 10 میں ترمیم سیکشن 7 میں آغا قائی اور بوہرہ وقف کو شامل کیا گیا۔ بار بار اس سیکشن کو آگے کے ترمیمات میں بھی بڑھا چڑھا کر شامل کیا گیا ہے۔ یہ وقف کے

تحفظ سے کہیں زیادہ اس لئے ایسا کہا جارہا ہے کہ مسلمانوں کو طبقات درطبقات میں تقسیم کیا جائے اور یہ تاثر دیا جائے کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے۔ ہم ہندوتو والے سب کے ساتھ انصاف کررہے ہیں۔ زبردستی کے شرارت پسندانہ نئے ترمیم شدہ مجوزہ قانون میں کئی جگہ اسطرح شوشے ہمیں ملیں گے۔

9) قاعدے وذیلی ضوابط کی تبدیلی کا اختیار مرکزی حکومت کو ہوگا۔

ترمیم سیکشن 37 سب سیکشن (b) (ترمیم نمبر 45) میں صراحت کردی گئی ہے کہ وقف بورڈ کونسل یا ریاستی وقف بورڈ کے تجاویز کے مطابق تبدیلی کا اختیار اور کسی بھی قسم کے مجاز سے ہٹا کر مرکزی حکومت کو شامل کردیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ سارے وقف بورڈ کے اختیارات ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں گے۔

10) حسابات کی تنقیح ترمیم سیکشن 47:

حساب کتاب اکاؤنٹس کے سلسلہ میں تفصیلات دی گئی ہیں۔ لیکن اس مجوزہ ترمیم میں بھی یہ کہا گیا کہ ضرورت پڑھنے پر سنٹرل گورنمنٹ آڈیٹر جنرل کو حکم دے سکتی ہے کہ وہ کسی بھی (وقف) ادارے کے اکاؤنٹس کی تنقیح کرے۔ اگر حساب کتاب میں خرد برد ہوتو حکومت وقف کمیٹی پر پابندی عائد کرکے جائیداد کو سیل کرسکتی ہے۔

11) لینڈ گرابراور وقف میں خرد برد کرنے والوں کی سزاء میں رعایت :

سیکشن 52A میں ترمیم کرتے ہوئے جہاں قید با مشقت کے الفاظ تھے اب اسے پورے وقف ایکٹ سے خارج کردیا گیا۔ صرف سزاء کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے بی جے پی کے ذہن کا اندازہ کیا جاسکتا ہے وقف کی جائیدادیں ہڑپ کرنے والوں کو قید با مشقت نہیں بلکہ شائد ہلکی سزا بھی نہیں دی جائیں گی وہ بھی اعلیٰ عدالتوں میں جاکر پوری طرح بے قصور ہونے کا فیصلہ اپنے اثر ورسوخ سے حاصل کرلیں گے۔

12) ٹیکس کو کم کر دیا گیا :

کسی بھی وقف جائیداد کی کمیٹی کی سالانہ آمدنی کا وقف بورڈ کو ٹیکس 7% عائد تھا۔ اب اسے کم کرتے ہوئے 5% کر دیا گیا ہے۔اس سے بجائے وقف بورڈس کی آمدنیوں میں اضافہ ہوئے اور کمی واقع ہوگی۔!

اس سے منظم وقف لینڈ گرابر مافیا کو اور تقویت ملے گی۔ سیاست دان اشرار لینڈ گرابرس اور فرقہ پرست عناصر بڑی بے شرمی سے کھل کر اوقافی جائیدادوں کا منصوبہ بند پیمانے پر خاتمہ کریں گے۔

13) وقف ٹریبونل کو کمزور کر دیا گیا ہے:

ترمیم **48(7) (3)**: وقف ٹریبونل کا فیصلہ ہمیشہ حتمی مانا جاتا تھا اس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی جاسکتی ہے۔ترمیم سیکشن 55A میں 27 حتمی فیصلہ حذف کر دیا گیا ہے۔اس میں ایک ٹیکنیکل ممبر اور ایک حکومت کی جانب سے ماہر قانون دان ممبر کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جو ٹریبونل کے کسی بھی قسم کے فیصلہ کو مشکوک و غیر منصفانہ بنانے کے لئے کافی ہے۔

14) حکومت کی جانب سے وقف جائیدادوں کا حصول:

:Waqf Land Aquisition

مجوزہ ترمیم سیکشن 91 (4) کے مطابق کسی بھی وقف جائیداد Land Aquisition قانون کے مطابق حاصل کر سکے گی۔ وقف (بورڈ) کو شکایت یا اپنی رپورٹ کا موقع نہیں دیا جائے گا بلکہ وقف کی جانب سے کئے گئے اعتراض کو بغیر کسی سنوائی کے التواء وطوالت میں رکھا جاسکتا ہے۔

اس سے ایک تو وقف (بورڈ) خود لاعلم ہوگا کہ بغیر کسی نوٹس کے اجراء کئے کہ وقف کی زمین حاصل کر لی گئی ہے۔اب تو خدشہ اس بات کا ہے کہ کسی بھی وقف کی زمین پر Govt.Land کا بورڈ نظر آ سکتا ہے۔وقف کی زمینات پر زبردستی Land Acquisition قانون مسلط کیا جارہا ہے۔شہریوں کی نجی وانفرادی اراضیات کم ازکم نوٹس یا معاوضہ تو دیا جاتا ہے سرکار وقف اراضیات کے حصول کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کرے گی۔اس کی کچھ صراحت نہیں ہے۔

دہلی میں 123 وقف جائیدادوں کو حکومت کی جانب سے بغیر کسی قبل از نوٹس جاری کئے۔زبردستی حاصل کر لی گئی ہیں جس میں کئی مساجد بھی تھیں انہیں بھی کوئی نہ کوئی الزام لگا کر بلڈوز کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان میں قدیم مساجد کے اسنادات اور لنک ڈاکومنٹ نہیں ہے۔یہ ترمیم خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

بڑی بڑی قیمتی جائیدادیں جو مغلیہ دور سے مسلم وقف کے تحت کس طرح بچ گئیں تھیں وہ سب ختم کر دی جارہی ہیں۔مثال کے طور پر عرض ہے۔دہلی کے ہمایوں کے مقبرہ کے پاس 17 ایکٹر اراضی ہے اس کے اصل ریکارڈز میں قدیم قبرستان لکھا ہے۔حکومت ہند کا اراضیات کا محکمہ L.D.O Govt.of India نے اپنے تحت لے لیا۔ ایک اور نظام الدین اولیاؒ کے قریب بہت بڑی جائیداد جس پر 500 جھونپڑیاں تھیں وہ بلڈوز کر دی گئیں۔ وقف بورڈ نے اسی جائیداد کے سلسلہ میں دہلی ہائی کورٹ میں یہ اقرارنامہ داخل کر دیا کہ اس زمین سے ہمارا کوئی تعلق نہیں پھر Govt.of India L.D.O نے اسے بلاکسی قانونی حق کے حاصل کر لیا۔

15) ریونیو ریکارڈ میں غلط اندراج کی تصحیح ناممکن:

مجوزہ ایکٹ میں سیکشن 107 کو حذف کر دیا گیا جس کے مطابق اگر قابض

دار یالینڈ گرابر کسی طرح وقف جائیداد کی جگہ اپنی ذاتی ملکیت کے طور پر پٹہ دار کی حیثیت ریونیو ریکار سے اندراج کروالے تو پھر اس کی تصحیح یا رڈ کرنے کا پورا اختیار ریونیوڈیپارٹمنٹ تحصیل کو دے دیا گیا ہے۔اس طرح وقف بورڈ کی شکایت کے مطابق قابض دار پرایکشن لینے کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔

اس کے صاف معنی ہیں کہ مستقبل میں کھلے عام طاقت ورصاحب اقتداراور صاحب مجاز وغیر مجاز افراد مل کر وقف کی جائیدادوں کے ریکارڈ کو غائب کر کے تحریف کرتے ہوئے اپنے نام کا اندراج کروانے میں بڑی آسانی ہوگی۔

سب سے بڑا نقصان یہ ہونے جارہا ہے کہ جائیداد کے لئے تحصیل کے ریکارڈ آفس کے اندراجات کو حتمی سمجھا جائے گا۔ وقف (بورڈ) یا مجوزہ UWMEED کے اندراجات کی حیثیت ثانوی ہوجائے گی۔

:Evacuee Waqf Properties (16

جولوگ جائیدادیں وقف کر کے پاکستان چلے گئے تھے بعد میں حکومت نے ایسی تمام جائیدادوں کو Evacuee کمشنر کے تحت حاصل کر کے ہراج کر دیا۔ یہ سلسلہ 70 سال سے جاری ہے۔ بی جے پی حکومت نے 5 جنوری 2018 میں سابق ایوکیو پراپرٹی ایکٹ کو منسوخ کرتے ہوئے ایک نیا Evacuee قانون منظور کیا۔ جس کے تحت 75 سالوں میں رہی، جن جائیدادوں کو جو NOC دی گئی تھی۔ یا رشتہ داروں کے حق میں عدالتوں سے فیصلے حاصل ہوئے تھے وہ سب 1950 سے آج تک کے منسوخ کر دیئے گئے۔ 70 سال عدالتوں میں پیروی کر کے اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے حاصل کرنے کے باوجود بی جے پی نے اسے دوبارہ مسلمانوں یا کسی بھی قانونی خریداری سے حاصل کردہ زمینات کو واپس حاصل کرلیا اور قانون ہی کالعدم کر دیا۔ اس کی بڑی تکلیف دہ تفصیلات ہیں۔

جو جائیدادیں ملک چھوڑنے سے پہلے وقف کردی گئی تھیں سابقہ حکومتوں نے اس کی حیثیت جوں کی توں برقرار رکھی تھی وہ وقف پراپرٹیز ہی کہلائی جاتیں ہیں لیکن نئے ترمیم کے مطابق یہ حق مکمل طور پر حذف کردیا گیا ہے اس کا صاف مطلب یہ نکلتا ہے کہ حکومت ہند بغیر کسی نوٹس کے ایسے تمام Evacuee Waqf Properties کو سوقط کرلے گی یا کسی دوسرے اداروں کو یہ جائیداد منتقل کردے سکتی ہے۔

1963 کے قانون کے مطابق تمام ایسی جائیدادوں کو حکومت نے تحفظ فراہم کیا تھا اور جوں کا توں موقوف برقرار رکھا تھا۔ان اراضیات کو وقف بورڈ سے حاصل نہیں کی تھی۔اب اس کے تمام سیکشن 107‘108‘108A وغیرہ حذف کردیئے جارہے ہیں۔شدید تاسف اس بات پر ہے کہ ہزاروں ایکڑ وقف اراضی ایک ہی جھٹکے میں حکومت کے پاس چلی جانے والی ہے۔

17) غیر مسلم رکن کی بورڈ میں شمولیت:

پہلے وقف بورڈ قانون میں کہیں غیر مسلم کے بحیثیت رکن کے بورڈ میں شمولیت کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ مجوزہ ترمیم 14(1) کے مطابق حکومت کسی بھی غیر مسلم کو بورڈ کا ممبر منتخب کرسکتی ہے۔

اسی طرح دو خاتون ممبران کی شمولیت کی بات کہی گئی۔اس سے بات صاف نہیں کہ وہ دو خواتین کون ہوں گی مسلم یا غیر مسلم؟ یہ خواتین کی شق پہلے منسوخ شدہ قانون میں بھی تھی۔

18) چیرمین کا انتخاب:

بورڈ میں طریقہ کار یہ تھا کہ منتخب اراکین بورڈ اپنے چیرمین کو چنا کرتے تھے۔ یہ سیکشن 14(8) حذف کردیا گیا ہے۔یعنی اب چیرمین کا انتخاب بھی ہندتو تنظیموں کے ہندو ذمہ داروں سے اب ہوسکتا ہے چیرمین مسلمان نہیں چن سکیں گے۔فرقہ پرست

طاقتیں ایسے بدقماش شخص کومسلط کرسکتیں ہیں جو اندر سے سارے بورڈ کو کرپٹ بناتے ہوئے تباہ وتاراج کردے۔

19) چیف اکزیکٹیوآفیسر:

سیکشن 23 کے مطابق بورڈ کا چیف اکزیکٹیوآفیسر جو ریاستی حکومت کی جانب سے مامور کیا جاتا تھا وہ لازمی طور پر مسلمان ہونا ضروری تھا۔ اب اس سیکشن میں Executive Officer کے منصب کے لئے کوئی بھی شخص ہوسکتا ہے۔ لازمی نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہو۔ مساجد، قبرستانوں، عیدگاہوں، مدارس وغیرہ کے مسائل میں غیر مسلم کی سمجھ معلومات محدود ہوں گی اور اگر اس کا ذہن زعفرانی ہوتو پھر یہ تباہی سے کم نہ ہوگا۔

20) متولی کے اہلیت کے شرائط میں ایک عجیب شق کی شمولیت:

متولی کے حیثیت سے تقرر کرنے میں جو شرائط شامل کئے گئے ہیں اس میں صاف طور پر حیرت انگیز بات Unlawful Activities میں ملوث ہوتو اسے متولی نہیں بنایا جاسکتا ہے۔ کسی جرائم میں ملوث ہوتو یقیناً ایسی بڑی ذمہ داریوں سے اس طرح کے افراد کو دور رکھنا چاہیے۔ لیکن صرف UAPA ایکٹ کا یہاں ذکر ان فرقہ پرست قانون دانوں کی ذہن کی عکاسی ہوتی ہے۔ جگہ جگہ زہر پھیلانے اور نفرت کو عام کرنے کے لئے وہ مجبور ہیں۔ مسلم سوسائٹی کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری ڈال دینا کہ وہ اس بات کا ثبوت دے کہ تم UAPA ایکٹ میں کبھی ملزم نہیں قرار دیئے گئے تھے۔ وغیرہ۔ زیادتی و جبر سے کم نہیں۔

21) بورڈ کے اختیارات میں کمی:

سیکشن 40 کے مطابق گورنمنٹ یا وقف پراپرٹی کی حتمی حیثیت کا سرٹیفکیٹ

اور توثیق وقف کیا کرتا تھا۔ اب وقف سے یہ اختیار چھین لیا جائے گا۔ بورڈ کو اختیار نہیں ہوگا کہ کسی بھی جائیداد کے سلسلہ میں وہ اپنی رائے کا اظہار کرے۔ اس کی حیثیت معمولی ایک پنچایت سے بھی کم کردی جانے والی ہے ۔23 سے زیادہ تمام Principal Act اہم قوانین وضوابط جو وقف بورڈ کے ستون کی حیثیت رکھتے تھے وہ حذف کر دیئے گئے ہیں۔

22) وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن کہاں گیا:

نیشنل وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن NAWADCO لمیٹڈ:

سابق وزیراعظم من موہن سنگھ کے دور میں سچر کمیٹی کی سفارش پر 28 جنوری 2014 NWDCO کمپنیز ایکٹ 1956 کے تحت ایک خصوصی گورنمنٹ کی کمپنی تشکیل دی گئی تھی۔ اس میں جناب سلمان خورشید و کے۔ رحمٰن خان صاحب کی بڑی کوشش تھی۔

یہ وقف ایکٹ سے ہٹ کر وقف املاک کا بہتر تجارتی مقاصد کے ذریعہ استعمال میں لاتے ہوئے وقف کی سالانہ آمدنی بڑھانے کے مقصد سے یہ کمپنی قائم کی گئی تھی۔ اس کمیٹی کارپوریشن میں 5 ہزار کروڑ روپیہ بطور تاسیسی فنڈ Corpus Fund کے حکومت نے مختص کر دیئے تھے۔ بی جے پی کی مرکز میں سرکار آنے کے بعد سے اس کی سرگرمیاں سست کرتے کرتے ٹھپ اور تقریباً بالکل ہی بند کر دی گئیں ہیں۔

NAWADCO کو ختم کرنے کا صرف اعلان ہونا باقی ہے۔ ہوسکتا ہے وقف سیاہ بل 24 کی منظوری کے بعد ایک حکم نامہ پر یہ سرکاری کمیٹی (کارپوریشن) کسی بھی لمحہ بند کردی جائے گی۔

2014 میں UPA حکومت نے ایک بہترین اقدام کرتے ہوئے اوقافی جائیدادوں کے بہترین استعمال اوراس جائیدادوں کوتجارتی غرض سے ڈیولپمنٹ کرنے کے لئے ایک علٰحیدہ وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن بنایا گیا تھا جس کے لئے کارپس فنڈ 5 ہزارکروڑ مختص کئے گئے تھے۔اس کا ایک علٰحیدہ شاندارآفس دہلی میں تھاجو اب برائے نام رہ گیا ہے۔اس کے تحت 120 ملازمین گذشتہ 10 سال سے کام کیا کرتے تھے کیا یہ سب خاموشی سے ختم کردیئے گئے ہیں؟

بی جے پی نے پہلے چندسال ٹال مٹول کرتے ہوئے وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی تمام سرگرمیوں پرروک لگادی۔ ابھی تک کسی کو یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس کے اکاؤنٹ میں جمع 5 ہزارکروڑ روپے حکومت نے کیوں حاصل کرلئے۔UWMEED وقف ترمیم ایکٹ میں مکمل طور پر وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن کوغائب اورحذف کردیا ہے۔کہیں اس کا ذکرنہیں یہ بہت بڑاسوال ہے کہ اس کا کیا کیا جانے والا ہے۔

سنٹرل وقف کونسل:

ایک سنٹرل وقف کونسل بنانے کی بات کہی گئی ہے' ہوسکتا ہے وہ بی جے پی کے ٹٹو غلاموں کا ہوگا۔

ایک پیرصاحب ہیں انہیں کونسل کا عبوری رکن بنایا گیا تھا انہوں نے راقم کو اپنے ذاتی تجربات سے واقف کرواتے ہوئے بتلایا کہ جب ہم دوروزہ کونسل کی میٹنگ میں شرکت کے لئے گئے تو دوسرے اراکین کو دیکھ کرہمیں حیرت اورصدمہ ہوا۔ان میں سے اکثر اَن پڑھ اورنیم پڑھے لکھے نامعقول لوگ تھے۔کوئی بھی ایک اس قابل نہیں تھا کہ انہیں میٹنگ میں بٹھایا جاسکے۔دلچسپ ایک اور بات انہوں نے بتلائی کہ جب دوسرے دن ہوٹل چیک آؤٹ کرنے کے لئے اراکین اپنے اپنے کمرے خالی کرکے ریسپشن پرآئے تو سب کے بیاگس وزن داراور بھرے بھرے تھے۔ہوٹل کے عملے کو

شک ہوا۔ روم سروس والوں نے ریسپشن پر اطلاع دی کہ روم کے تمام سامان جیسے بیڈشیٹس تو ال اور دیگر ڈیکوریشن کے اشیاء غائب ہیں۔

سب کے بیاگ کھولے گئے ہر کسی کے پاس سے ہوٹل سے چوری کردہ سامان برآمد ہوا۔ ہوٹل کا عملہ اور پولیس دنگ رہ گئی۔خوب دل بھر کے ان ملاؤں مولوؤں کو گالیاں پڑیں اور مسلمانوں کو بھی ذلیل کیا گیا۔

''آپ لوگ سرکاری مہمان ہیں سرکاری دعوت پر آکر اس طرح ہوٹلوں میں چوریاں کرتے ہیں۔غور فرمائے امت اسلامیہ کی غیر مسلموں کے سامنے کیا تصویر بنے گی۔''

اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو کی غلط بیانی:

کرن رجیجو نے پارلیمنٹ میں کہا کہ ہم نے اتنے اتنے شہروں میں فلاں فلاں تاریخ کو مشاورتی اجلاس کیا تھا اس میں ہمیں یہ مشورے حاصل ہوئے تھے۔ جہاں تک ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہ مرکزی وقف کونسل کے ایک دو عہدیداروں کے ساتھ مسلم منچ کے بکّو چاٹو دو چار کارکن ان کے ٹکٹ سارا ہندوستان کا دورہ کرتے رہے اور لوگوں کو تلاش کر کے ریاستی سطح پر مسلم بینچ کے قیام کے لئے نام جمع کر رہے تھے۔ان دوروں کو وہ پارلیمنٹ میں کھلے عام یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وقف ایکٹ میں ترمیم کے لئے ہم نے رائے طلب کی تھی کھلے عام پارلیمنٹ میں تکذیب سے کام لیا۔

وزیر صاحب یہ تو بتائیں کہ کن کن صاحب ثقہ مسلم قائدین و دانشوروں اور سماجی جہد کاروں' وکلاء سے باضابطہ رائے طلب کی گئی تھی۔ان کے نام کیا ہیں جس سے مسلمان واقف ہیں۔ان کا بیان مکذوبہ ہے۔

23) مجوزہ ترمیم میں ایک بڑی لالچ:

اس میں ایک شق ایسی شامل کی گئی ہے کہ جس کے مطابق آل انڈیا مسلم اسلامی جماعتوں اور اداروں کے نمائندوں کو بھی مرکزی حکومت کی جانب سے مجوزہ

UWMEED میں شامل کیا جائے گا ۔ جو بکو مولوی اور ملا بیانڈ باجہ پارٹی میں شامل ہیں ۔ اس کے لئے مسلم جماعتیں ہیں پہلے ہی سے جگہ بنائی جارہی ہے ۔ تا کہ وفادار غلاموں کو دوسرے مسلمانوں کو کنٹرول کے لئے ہماری صفوں میں گھسا دیا جائے ۔

وقف جائیدادیں اللہ کی ہوتیں ہیں ۔ آزادی کے بعد سے حکومت نے مسلمانوں کو تمام سہولتیں اور قانونی گنجائش فراہم کی تھیں کہ بہتر انداز میں ایسے ان اوقافی جائیدادوں کا تحفظ اور مسلمانوں کی فلاحی ورفاہی کاموں کے لئے استعمال کیا جائے اور اس کا انتظام بھی مسلمانوں پر چھوڑ دیا تھا۔

اُمت اسلامیہ کا 7 دہوں کا یہ بدترین تجربہ ہے کہ کرپشن ہمارے مسجد کے ممبر و محراب' عید گاہوں اور قبرستانوں تک آ پہنچا ۔ ہمارے بعض بددیانت خائن سیاست دانوں مذہبی پیشواؤں' مُلا وں ومولوؤں اور علاقے کے اشرار و لینڈ گرابرس نے اوقافی جائیدادوں کی لوٹ مار کی ہے ۔ اس سے ملت کا سر عار و شرم سے جھک جاتا ہے ۔ ہندوتوا کے قائدین اچھی طرح سے واقف ہیں ۔ ملک کے تمام ریاستوں کے اوقافی جائیدادوں کا تقریباً یہی حال ہے ۔

مسلمانوں کی بددیانتی دیکھتے ہوئے بڑے بڑے طاقتور سیاسی' سماجی قائدین اور تاجرین حکومت کے ساتھ مل کر اوقافی جائیدادوں پر قبضوں میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ۔

ہم کئی ہمارے ایسے سیاستدانوں سابقہ مسلم وزراء سے اچھی طرح واقف ہیں کہ کہاں کہاں وقف کی زمینوں کے سودے کر کے انہوں نے لوٹ مچائی تھی ۔

کرناٹک میں جب بی جے پی کی حکومت تھی تو ایک سروے رپورٹ شائع کی جو مسلمانوں کو چونکہ دینے کے لئے کافی ہے ۔ رپورٹ کے مطابق مسلم وزراء اور

سیاست دانوں نے گذشتہ 30 سالوں میں ریاست کرناٹک میں 24 ہزار ایکڑ اراضی غیر مجاز طور پر فروخت کر کے پیسے بٹور لئے۔ اس کی پوری تفصیلات شائع کی گئی تھیں۔

عبدالرحمٰن IPS ممبئی نے اپنی کتاب DENIAL AND DEPRIVATION میں حیدرآباد کے دو بڑی وقف جائیدادوں کی مثال دی ہے۔ حسین شاہ ولی کی درگاہ کے 400 ایکڑ وقف اراضی پر لائنکو ہلز تعمیر کی گئی اس کے علاوہ شمس آباد ائیر پورٹ میں 11 سو ایکٹر وقف اراضی حکومت نے بلا کسی نوٹس و معاوضہ کے حاصل کر لیا۔ حسین شاہ ولی درگاہ کی اوقافی جائیداد کے سلسلہ میں مسلمانوں کے بڑے بڑے قائدین کے نام کھلے عام لیے جاتے ہیں۔

ریلائنس ہاوس ممبئی بھی وقف اراضی پر تعمیر کی گئی ہے۔ اس کا مسئلہ چل رہا تھا اس وقت TDP کے ایک شریف النفس مسلم ایم پی صاحب ہوا کرتے تھے ان کا چند سال پہلے انتقال ہو گیا۔ اس اوقافی جائیداد کے معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے کہا جاتا ہے 400 کروڑ لئے گئے تھے۔ مرحوم کا کہنا تھا کہ میں نے کچھ نہیں کیا پارٹی کے قائد چندرا بابو نائیڈو کے حکم پر یہ رقم حاصل کی تھی۔ ان ہی کے صاحبزادے شہر کے نواحی علاقے مولاعلی کے قریب علاقے میں 180 ایکڑ وقف اراضی پر بہترین گیسٹ ہاوس بنالیا ہے جو فلموں کو شوٹنگ کے لئے دیا جاتا ہے اور روز آنہ کی بنیاد پر تمام منکرات ہوتیں ہیں۔

ایک مسلم وزیر TDP کے ہوا کرتے تھے انہوں نے وشاکھا پٹنم میں وقف کی 14 سو ایکڑ زمین 90 سال کی لیز پر حاصل کر لی اور وہاں ایک شہر بسا دیا جس میں تھیٹرس، شاپنگ مالس وغیرہ ہیں۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ان کی اہلیہ غیر مسلم ہیں۔ سینکڑوں ایسے واقعات ہیں جس کا اس مختصر سے مضمون میں احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ بعض اوقافی جائیدادوں کی تحریک چلانے والے وقف پروٹکشن فورس وغیرہ کے

نام کے کئی ایسے گروپس کو دیکھا گیا ان گروپس کی جانب سے اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کے بجائے لوٹ مار بہت منظّم بڑے پیمانے پر کی گئی۔ جو اپنی سیاہ کاریاں چھپانے اور اس لیبل کے تحت لوٹنے کا کاروبار بنالیا۔ کئی سماجی کارکن، نام نہاد رپورٹرس اور آزاد بے روزگار چالو قسم کے لوگ ایسے بھی ہیں جو غیر مسلموں کو قبرستانوں اور مساجد کے NOC دلائے اور قبضوں کو قانونی بنانے کی پیروکاری میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اوقاف کے دفاتر کے اردگرد ایسے بدقماش افراد کی سرگرمیاں عروج پر ہوتی ہیں۔

عدالتوں سے کوئی انصاف نہیں ملتا:

اوقافی جائیدادوں کے %80 مقدمات میں وقف بورڈ یا متولیان بری طرح عدل وانصاف حاصل کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں اس میں کئی عوامل شامل ہیں ایک تو بڑی بڑی اوقافی جائیدادوں کے کمیٹیوں کے ارکان یا متولیان کم پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ سستے ناکام وکلاء کی خدمات حاصل کی جاتیں ہیں ان کے مقابلہ میں قابض دار مدعیہ علیہ بڑے بڑے وکلاء کی خدمات کے علاوہ بار و بنچ کو خرید لیا کرتے ہیں۔

وقف کے وکلاء بھی اکثر عام نوعیت کے غیر تجربہ کار ہوتے ہیں۔ بڑے نامور وکلاء کی خدمات کی فیس وقف بورڈ برداشت نہیں کرسکتا۔ انہیں کم فیس دی جاتی ہے۔ تو وہ عین مقدمہ کی ساعت میں غیر حاضر ہوجاتے ہیں یا پھر قابض دار لینڈ گرابر اکثر وقف بورڈ کے ریکارڈ سیکشن سے کسی بھی طرح اسنادات حاصل کر کے غائب کردیتے، جلا دیتے ہیں۔ وقت پر عدالت میں اسنادات کی نقولات پیش نہیں کی جاتیں، جس کی وجہہ سے مقدمات میں ناکامی لازمی ہے یا اوقاف کے لیگل سیکشن کے اہل کارپیسوں کی لالچ و حرص طمع میں مقدمہ میں ناکامی کے خوف سے قصداً مضبوطی سے نہیں لڑتے ہیں۔

آج کل تو اوقافی جائیداداوں کو قصداً عدالتوں میں محض اس لئے چیالنج کیا جاتا ہے کہ وہاں اُلٹ پھیر کر کے فیصلہ حاصل کرنا زیادہ آسان ہے۔ عدالتوں کے

مشکوک فیصلوں کے بعد مسلمان کمیونٹی احتجاج کر کے کیا کرے اور کس کے بل بوتے پر اوقافی جائیدادوں کا تحفظ کرے۔

وقف بورڈ کے بعض اراکین اور عملہ بھی کرپٹ اور اوقاف کے ٹریبونل بھی کرپٹ ہوگئے ہیں۔ اب مزید اِسے برباد کرنے کے لئے اپنے فرقہ پرست عناصر کو شامل کرنے کے لئے بی جے پی عجلت میں ہے۔ مساجد اور قبرستانوں کے کئی فیصلے ایسے معدانہ آچکے ہیں جس میں کھلے عام عدالت نے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ یہ وقف جائیداد ہے لیکن چونکہ حکومت نے اس کمپنی وغیرہ کو الاٹ کر دیا ہے تو اب وقف کا حق جائداد ختم باقی نہیں رہے گا۔

راجستھان میں ایک مقام پر حکومت نے مائننگ کے لئے جنڈال کمپنی کو زمین الاٹ کر دی۔ اس میں ایک مسجد کی قدیم عمارت تھی اور اس کا وقف نامہ درج رجسٹر تھا پھر بھی راجستھان ہائی کورٹ نے جنڈال کمپنی کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے مسجد کمیٹی کو حق جائیداد سے محروم کر دیا۔

قوانین میں بھی فرقہ پرستی :

ہندو انڈومنٹ ایکٹ کے مطابق کسی بھی انڈومنٹ کی زمین پر کوئی نہ کوئی قبضہ کر سکتا ہے اور نہ Encroch کر سکتا ہے۔ حکومت ہندومنٹ جائیدادوں کی محافظ ہے۔ پولیس کو بروقت اقدام کرنے کے پورے اختیارات حاصل ہیں۔ جبکہ اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کی حکومت پر اس طرح کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ پولیس شکایتیں وصول ہونے کے بعد ہی اجازت ملنے پر اقدام کرتی ہے ورنہ طاقت ور Land of Landgrabber کے بیچ میں نہیں آتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اوقافی جائیدادیں لوٹنے میں ہمارے اور غیر سب لگے ہوتے ہیں۔ جتنی جائیدادیں سالانہ مسلمان وقف کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ سالانہ قبضہ کر لئے

جاتے ہیں۔ وقف ترمیمی بل 24 میں بجائے ہندوانڈومنٹ ایکٹ کی طرح کے طاقت ور اختیارات حکومت اور پولیس کو دیئے کہ الٹا جو کچھ اختیارات حاصل تھے وہ چھین کر ضلعی کلکٹر کو سونپنے کی تیاری کی جارہی ہے۔

مسلم مسائل کی عدالتوں کے ذریعہ تباہی:

یہ ایک حقیقت ہے کہ سیکولر آزاد دستوری جمہوری ملک میں اقلیتوں کے حقوق اور انصاف کے لئے ہمیشہ عدالتیں کھلی ہوتی ہیں۔ جن عدالتوں سے کئی دہوں سے مسلمانوں کے دستوری حقوق کا تحفظ ہوتا تھا اب ان ہی بیشتر عدالتوں کے ذریعہ مسلمانوں کو ناانصافی مل رہی ہے اور ان کے بنیادی حقوق سلب کئے جارہے ہیں۔

جس عدالت میں مسلم اجتماعی ایشو کا کہیں مرافعہ داخل کیا جاتا ہے۔ مخلصین کے ساتھ بڑی تعداد نہ معلوم غیر متعلق بددیانت لوگوں کے عرضیات (Petitions) بھی داخل ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ کئی ملی نوعیت کے مقدمات میں ہم نے یہ بھی دیکھا کہ نامور مذہبی جماعتیں بھی کھلواڑ کرتی رہتی ہیں۔ تا کہ مسلمانوں کے حقوق کے مقدمے کا رخ موڑا جائے اور بی جے پی حکومت کو مزید معدانہ سخت قوانین نافذ کرنے میں آسانی ہو اور مدد ملے۔

حال ہی میں دائر کردہ ایک مقدمہ کی آسانی سے سمجھنے کے لئے یہاں مثال درج ہے۔ آسام میں Muslim Marriage Khazi Act 1935 منسوخ کردیا گیا۔ اس کے خلاف قاضیوں کے انجمن نے حکومت کی تنسیخ کو ہائی کورٹ میں چیالنج کیا۔ اب ایک کے بعد ایک اتنے گروپس اور افراد اس کیس میں Implied ہونے لگے کہ جج س خود پریشان ہیں۔ ہر ایک کا ایک الگ موقف ہے۔ 80 سے زیادہ لوگوں کو Implied کروادیا گیا ہے اور بعض اداروں جیسے امارت شریعہ آسام، ندوۃ تعمیر وغیرہ نے ہائی کورٹ سے اپنا مرافعہ داخل کرنے کے لئے وقت مانگا، جب کہ پہلے جن قاضی حضرات نے مرافعہ داخل کیا تھا تو اس میں فی الفور حکومتی احکام G.O پر روک لگانے کی عدالت سے درخواست کی تھی۔ اسمبلی

22 اگست 24 کو منعقد ہونے والی جس میں اس قانون کی تنسیخ کا بل منظور کر لیا جائے گا۔عین وقت پر مزید وقت مانگنے کا سیدھا مطلب یہی ہے کہ مقدمہ التواء میں پڑھ جائے اورحکومت اسمبلی میں پوراKazi Act 1995ہمیشہ کے لئے منسوخ کردے۔

قاضی صاحبان کا ایک گروہ یہ ارضی داخل کرتا ہے کہ ہمیں کسی بھی ترمیم و تنسیخ پر اعتراض نہیں ہے،ہمیں 20 لاکھ کا معاوضہ دیا جائے اور کسی بھی طرح کہیں بھی ہمارے روزگار کا انتظام کر دیا جائے۔ یہ مفادات حاصل اور سیاہ تباہ کن قانون سازی کے موقع پر لالچ حرص طمع میں ملت کے اجتماعی مفادات کو قربان کی جانے والی ذلیل حرکتیں اور سازشیں سامنے آتی رہی ہیں۔

ہائی کورٹ کے جسٹس صاحبان مقدمہ کی سماعت کے لئے قصداً تیار نہیں۔تاریخ پر تاریخ دیئے جارہے ہیں اور یہ کہا جارہا ہے کہ ہمارے دوسرے بہت اہم ریاست کے مسائل ومقدمات ہیں۔آپ لوگوں کو کیا عجلت ہے۔جبکہ 27ا گست کوآسام کی ریاستی اسمبلی میں یہ بل پیش کیا گیا۔کم ازکم عدالت Interim Stay جاری کر کے وقتی طور پر قاضی ایکٹ1935 کی تنسیخ پرروک لگاتی تو مسلمانوں کو کچھ راحت ملتی۔

ابھی یہ عدالتی معاملات چل ہی رہے تھے کہ حکومت نواز ایک مشہور مسلم طلباء تنظیم AMSU نے چیف منسٹر کے سامنے اپنے تجاویز پیش کر دیئےاوراس میں مطالبہ کیا گیا کہ قضاۃ ایکٹ 1935 قدیم انگریزوں کے وقت کا ہے اس سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں وغیرہ۔اس سے اچھا کوئی اور قانون بنانا چاہیے۔بغیر مسلمانوں کے اہل علم ودانشور، مسلم جہدکاروں اور علماء سے مشورے کئے یہ تجاویز پیش کر دی۔بی جے پی کے لئے یہ بہت بڑی دلیل ہاتھ کو لگ گئی کہ دیکھیئے خود مسلمانوں کا یہ مطالبہ تھا ہم ان کے مطالبہ کے مطابق Muslim Marriage Khazi Act 1935 کو Repeal منسوخ کر رہے ہیں۔میڈیا میں مسلمانوں کے کئی طرح موقف کا ایک مذاق بن گیا ہے اور

مفاد پرستوں کے تفرقے کی وجہہ سے عدالتی مقدمات' مطالبات و احتجاجات سب ٹائیں ٹائیں فش ہوجائیں گی۔ پھر بی جے پی سرکار وہی کرے گی جوانہیں کرنا ہے۔

بڑی مسلم وملی جماعتوں ومخلص ملی قائدین وعلماء کا کام تھا کہ تمام کوایک پلیٹ فارم پرجمع کرتے اوراتفاق واتحاد کی کیفیت بنا کرایک متحدہ موقف اختیار کرتے ہوئے حکومت کےسامنےاپناپُرزورمطالبہاورموقوف رکھتے ؟

فَاعْتَبِرو یَا اُولیٰ اَبْصَار

احتجاج پرمکانات کس قانون کےتحت بلڈوز کئے جاتے ہیں؟

بی جے پی ریاستوں میں ظلم واستبداد کی انتہاء ہے۔احتجاج' بیان دینے' جلسہ و جلوس نکالنے یا کوئی بھی ذرہ برابر چوں و چراں کرنے پر ان مسلمانوں کے مکانات کو انتظامیہ' پولیس کے محاصرہ میں بلا کسی عدالتی حکم نامے یا قانونی جواز کے غریبوں اور عالیشان مکانات گھنٹوں ومنٹوں میں بلڈوز کردیئے جارہے ہیں۔ جہاں جہاں اس طرح سے بےقصور مسلمانوں کے خلاف معدانہ انتقامی کاروائی کی گئی وہ دستور ہند کے کس ایکٹ اورکس سیکشن کےتحت کی جارہی ہے۔غیرمصدقہ اطلاعات کےمطابق گذشتہ دو سالوں میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کےمکانات کلی یا جزوی طور پر بلڈوز کردیئے گئے ہیں۔ جس کی وجہہ سے 8 لاکھ خاندان بےگھر ہوگئے ۔بعض ریاستوں جیسے آسام وغیرہ میں گاؤں کےگاؤں صفحۂ ہستی سےمٹادیئے گئے ۔محض اس لئے کہ یہاں مسلمان بستے تھے۔ ہرشہراورضلع وگاؤں میں طرح طرح کےلغو بےبنیاد مضحکہ خیز الزامات کے بنیاد پر اَناً فاناً مکانات منہدم کردیئے جاتے ہیں۔کیا مسلمان اس ملک کےشہری نہیں ہیں ان کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت کی نہیں ہے۔تحت کی اوراعلیٰ عدالتیں' سیاستدان' سماجی جہدکار' دانشواران' صحافی حکومت کےسکریٹریز' اپوزیشن جماعتیں ہرکوئی تماشہ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔؟ یہ کیاتباہی ہے۔

وقف ترمیمی بل 24 کا مستقبل سمجھنے کے لئے یہ دل دہلا دینے والے خدشات یقین میں تبدیل ہوتے جارہے ہیں۔بات بات پراوقافی جائیدادیں تباہ کردی جاسکتیں ہیں اورڈر اس بات کا ہے کہ اس سیاہ ایکٹ کے بعد ناجائز قبضوں کی ملک میں ایک فضاء بن جائے گی۔

اسی طرح وقف جائیدادوں کے لئے بھی یہ منظر نامہ دم بخود کر دینے کے لئے کافی ہے۔

ان بے رحم انسانیت دشمن ظالم حکمرانوں سے کیا اچھی توقع رکھی جاسکتی ہے۔عقل مندی کا تقاضہ ہے کہ کھلے عام ہونے والی تباہی سے درس لیتے ہوئے ہر سطح پر 1995 کے وقف ایکٹ کے تحفظ و بقاء کے لئے متحرک ہو جانا چاہیے۔آزاد جمہوری دستوری سیکولر ہندوستان میں خاموشی، سرد مہری، بے حسی، افتراق ونفاق ایک زندہ معاشرہ کے لئے موت ہے۔

اوقافی جائیدادوں پر ہندوتوا تنظیموں کی نظر:

ہندوتوا کا سب سے بڑا اہم ایجنڈا جس پر 7 دہوں سے نظر تھی، وقف کے سابقہ تمام اچھے مضبوط قوانین کی تنسیخ اور ایسا ترمیمی وقف ایکٹ متعارف کروایا جائے جس سے وقف قوانین کی اصل حیثیت، نوعیت ختم ہو جائے اور قانونی ھیکل (ڈھانچہ) ہی منہدم ہو جائے۔قانونی حیثیت سے اور ہندوستانی عوام کے سامنے وقف اور وقف جائیدادوں کی اہمیت مشکوک لایعنی اور کھجور کے قشر وچھلکہ سے بھی کم ہو جائے۔

اوقافی ایکٹ کی ترمیم کا یہ معاملہ ٹھیک ایسا ہی ہے ایک شاہراہ پر چند چور بسوں کے مسافر کے سامان کی چھوٹی چھوٹی چوریاں کرتے تھے۔اس کی اطلاع بڑے ڈاکوں کے گروہ کو مل رہی تھی، انہوں نے کہا یہ طریقہ بہت غلط اور نازیبا ہے۔ڈاکو شاہراہ پر آپہنچے اور انہوں نے یہ بس کو گھیر لیا اور تمام مسافروں کو گن کی نوک پر بسوں سے اتار دیا اور بس اغواء کر کے بھاگ نکلے۔اوقاف ترمیمی بل کا معاملہ ٹھیک ویسے ہی ہونے جارہا ہے۔مسلمان اوقافی جائیدادوں کے تحفظ وانصرام وانتظام بہت بدنام ہو چکے ہیں۔سارے

ملک میں یہ ادارہ مسلمانوں کی خیانت اور بددیانتی کا مظہر بن چکا ہے۔عرصہ سے ہندوتوا تحریکات تاک میں تھیں کہ سارا وقف کا نظام منہدم کرتے ہوئے سیاہ قانون کی مدد سے کس طرح اوقافی جائیدادیں قانون کے آڑ میں سوقط کرلی جائیں!

اوقافی جائیدادوں کے سلسلہ میں کس کس جانب سے لوٹ مار کی جارہی ہے تمام حقائق سامنے رکھنا مشکل ہے۔ یہ بڑا پیچیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔ جسے خود مسلمانوں کی نام نہاد مذہبی، سیاسی، سماجی، ملی قیادت سلجھانے میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔اگر اوقاف کا مجوزہ قانون جیسے تیسے کرکے پارلیمنٹ میں منظور بھی کرلیا جاتا ہے تو وقف لینڈ سلائیڈ ہوکر اسلام دشمن ہندوتوا تنظیموں کے ہاتھ میں چلی جائیں گی۔تب مسلمان سوائے غصے اور سینہ کوبی آہ وبکاء کے کچھ بھی نہیں کرسکیں گے۔

بعض دینی حضرات فتویٰ، شرعی جواز اور غلط من مانی توضیحات سے اُمت کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور اسے شرعی طور پر جائز قرار دے رہے ہیں۔ اتنے نادان بھولے بھالے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی جائیدادوں کی خود حفاظت کرلیں گے۔ یہ ایک بچکانہ قسم کی سوچ بھی مسلمانوں کے درمیان چل رہی ہے۔مسلمانوں کی اس لوٹ مار کی بڑی شرمناک تفصیلات ہیں۔

اگر کمیٹی والے مذہبی پیشوا بہت دین دار ہیں تو ان میں سے بعض تو وقف کی جائیداد میں خرد برد نہیں کرتے بلکہ اس سے ماہانہ حاصل ہونے والی آمدنی میں ماہانہ غبن کرتے ہیں ایسے کئی کیس ہمارے علم میں ہیں۔راقم دہلی کی ایک ایسی ہی جائیداد سے واقف ہے۔اس کے انتظامیہ میں ملک کے بعض فقہا وعلماء اکرام ہیں۔ماہانہ کئی لاکھ کرایہ وصول ہوتا ہے۔اس کی رسید 5، 10 ہزار کی جاری کی جاتی ہے۔باقی تمام رقم جیب میں جاتی ہے۔یہ کھلی چوری بددیانتی اور امت و اللہ کے پاس جواب دہ ہونا پڑے گا۔

مذہبی پیشواؤں کی بددیانتی کو پیش نظر رکھتے ہوئے بی جے پی سرکار نے اس

طرح کے لینڈ گرابرس اور چوروں ولٹیروں کے لئے مجوزہ وقف قانون میں کوئی سخت سزائیں نہیں رکھی ہیں۔یعنی اب اگر کوئی مسلم، غیر مسلم یا مسلم دشمن قسم کا فرد وقف کی لینڈ گراب کرے گا تو وہ اس کے لئے قانون کے ذریعہ ہمیشہ بچ کر نکلنے کی پوری گنجائش فراہم کردی گئی ہے۔آج تک وقف کی زمین ہڑپ کرنے والوں کو کوئی بڑی سزاء عدالتوں نے دی ہے وہ کسی کے علم میں نہیں ہے۔

بعض مذہبی پیشواؤں نے مسجد وقبرستان عید گاہوں کی زمینوں کو بھی نہیں چھوڑا۔تعمیرات کے نام پر جمع شدہ عطایات یا وقف کی گئیں، زمینات بیچ کھانے میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔جب سیاستدان اور غنڈہ عناصر اور لینڈ گرابر یہ دیکھتے ہیں مولوی بھی یہی کام کررہا ہے تو پھر ان مذہبی پیشواؤں اور ان کا ایک متحدہ طاقت ور گروپ بن جاتا ہے۔جو ملت کے دیانتدار شریف لوگوں کو ڈرا دھمکا کر خاموش کردیتے ہیں اور بڑے اطمینان سے کھلے عام لوٹ مچاتے ہیں۔یہ عجیب ستم ظرفی ہے۔

اگر ہم ہماری مسلمان کمیونٹی کی سچے دل سے خود احتسابی کریں تو پتہ چلے گا کہ لوٹ مار کے پہلے بڑے مجرم تو ہمارے ہی لوگ ہیں۔کیا RSS نے انہیں کہا تھا کہ اوقافی جائیدادیں ناجائز اموال المسلمین کی لوٹ مار کریں۔طویل عرصہ سے یہ تماشہ دیکھ کر بی جے پی ہماری اندرونی صورتحال سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے پورے حقوق سلب کرنے کی تیاری کررہی ہے۔

JPC کے قیام سے
مسلمانوں میں اُمید کی کرن!!

وقف ترمیم بل پر پارلیمنٹ میں شدید مخالفت دیکھتے ہوئے پہلی مرتبہ بی جے پی نے بل کو JPC سے نظر ثانی کے لئے بھیجا ہے۔ اقدام تو اچھا ہے لیکن JPC کی تجاویز اور اعتراض کو من وعن قبول کرنے یا رد کرنے کی پارلیمنٹ پابند نہیں ہے۔ اس سے بل کی فوری منظوری پر فی الوقت روک تو لگ گئی۔ 31 رکنی جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی میں 12 بی جے پی کے، 18 اپوزیشن اور دوسری جماعتوں کے ممبران پارلیمنٹ اور ایک مشہور مندر کے پنڈت اور بہت بڑے ہندو آشرموں و منادر کے ٹرسٹی پنڈت دھرمتھالا دی ھگڈے ممبر راجیہ سبھا کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ وقف بل میں کٹر ہندو مذہبی پیشوا کا آخر کیا کام ہوسکتا ہے۔ JPC میں 8 مسلمان ممبران کو بھی رکھا گیا ہے۔ دیکھنا ہے کس طرح سے یہ ممبران موثر رول ادا کرتے ہیں۔ غیر بی جے پی کے سیکولر سیاسی جماعتوں کے 18 ارکان JPC کی اچھی طرح سے تفہیم ہونی چاہیے تا کہ وہ بہتر انداز میں مجوزہ قوانین میں ترمیمات کی پُر زور مخالفت کر سکیں اور مسلمانوں کے دستوری مفادات کا تحفظ ہو سکے۔

JPC میں خوش آئند بات یہ ہے کہ جناب اسد الدین اویسی صاحب کو اور نئے پارلمنٹرین مولانا مجیب اللہ ندوی کو شامل کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو ان سے بھر پور امید ہے کہ

موثر نمائندگی کے ساتھ ایک تیر دو طاقت ور تجاویز پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنے میں اپنا رول ادا کریں گے۔

JPC کے اراکین کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

List of Members of JPC on The Waqf (Amendment) Bill 2024, party wise

Lok Sabha

S.No.	Name	Party
1	Shri Jagdambika Pal - Chairperson	BJP
2	Dr. Nishikant Dubey	BJP
3	Shri Tejasvi Surya	BJP
4	Smt. Aparajita Sarangi	BJP
5	Shri Sanjay Jaiswal	BJP
6	Shri Dilip Saikia	BJP
7	Shri Abhijit Gangopadhyay	BJP
8	Smt. D K Aruna	BJP
	Rajya Sabha	
9	Shri Brij Lal	BJP
10	Dr. Medha Vishram Kulkarni	BJP
11	Shri Gulam Ali	BJP
12	Dr. Radha Mohan D Agrawal	BJP
13	Dr. Syed Naseer Hussain	INC
14	Shri Mohammed Nadimul Haque	TMC

15	Dr.Dharmasthala V.Heggade Pandit	Nominated Member
	Lok Sabha	
16	Shri V.Vijayasai Reddy	YSRCP
17	Shri. M Mohamed Abdulla	DMK
18	Shri Sanjay Singh	AAP
19	Shri Gaurav Gogoi	INC
20	Shri Imran Masood	INC
21	Dr. Mohammed Jawed	INC
22	Shri Mohibbullah	SP
23	Shri Kalyan Banerjee	TMC
24	Shri A Raja	DMK
25	Shri L S Krishna Devarayalu	TDP
26	Shri Dileshwar Kamait	JDU
27	Shri Arvind Sawant	SS (UBT)
28	Shri M B M Suresh Gopinath	NCP (SP)
29	Shri N Ganpat Mhaske	Shiv Sena
30	Shri Arun Bharti	LJP
31	Shri Asaduddin Owaisi	AIMIM

مسلمانان ہند کا متفقہ واحد بزور مطالبہ ہے کہ 1995 و 2013 کا وقف ایکٹ جوں کا توں واپس نافذ العمل رکھتے ہوئے چند شقیں بادالنخواستہ اضافی کی جاسکتی ہیں۔اس سے ملک میں کسی بھی مذہب اور طبقے وگروپ کا نہ کسی کو نقصان ہوگا اور نہ ان کا اس میں کوئی کسی قسم کا اعتراض ہوسکتا ہے۔

نام نہاد قیادت سے

مسلمانان ہند کا سوال؟

نام نہاد قیادت اور ملی جماعتوں سے مسلمانانِ ہند کا ایک اہم سوال ہے جب یہ حضرات یہ علا اعلان کہتے ہیں کہ RSS و بی جے پی، ہندوتوا قیادت سے بات جیت جاری رہنی چاہیے، گفت وشنید کے ہمارے دروازے ہمیشہ کھلے رہنا چاہیے۔ پھر بڑی حماقت بھی کرتے ہوئے کہ نجی اور اجتماعی بے شرمی کے ساتھ ملاقاتیں بھی کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اب ہندوتوا کی قیادت بدل گئی ہے وہ مسلمانوں کے مسائل میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہماری ان سے بہت کارآمد اچھی گفتگو رہی وغیرہ۔ اس طرح اطمینان کا اظہار کرنے والوں میں کئی بڑے نام ہیں رہبر الہند جمعیت اور جماعت اور بورڈ کے بعض نامور ذمہ داران و ارکان بھی شامل ہیں۔

جب ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ مسلمانان ہند کے لئے جب آپ نے ملاقات کی تو کیوں کوئی یادداشت آپ اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ اگر ان سے سوال کیا جائے کہ وہ کیا اُمور تھے جن کی آپ نمائندگی کرنے گئے تو جواب دیتے ہیں۔ نہیں ہماری یہ نجی ملاقات تھی ایسی ملاقاتیں ہونی چاہیے کیا یہ حضرات کی RSS کی قیادت سے خاندانی وسسرالی

رشتہ داری ہے۔نجی ملاقات کا یہاں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ خودنہیں جانتے کہ ملی اجتماعی نمائندگی کے کیا اصول اور شرائط ہیں ان ملاقاتوں سے مسائل حل ہونے کے بجائے مسلمانوں کا ہی **استھــــزاء** ہوتا رہا۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ قائدین اب RSS کے اپنے دوستوں کے پاس جا کر وقف ترمیمی سیاہ بل 24 روکانے میں کیوں ناکام ہو گئے۔ یہ کیا ڈرامہ ہے؟ ملت کو اس کا جواب چاہیے۔

ملک میں 30 کے قریب وقف بورڈس ہیں ان کے ممبران اور صدور کو لے کر بورڈ سارے ملک میں صرف علامتی احتجاج و پریس کانفرنس یا شعور بیداری کے لئے ورک شاپس کرتے تو امت اسلامیہ کی بڑی خدمت ہوتی۔سب کہاں اور کیوں فرار ہو گئے۔

سوشل میڈیا پر ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند اتنی مضبوط پوزیشن میں آ گئے ہیں کہ اپنے مسائل خود تقاریر واعظ اور زبردست خطابات کے ذریعہ حل کر لینے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

ایک خوش آئند بات یہ ہوئی کہ تلنگانہ وقف بورڈ نے وقف ترمیمی بل 24 کے خلاف قرارداد منظور کی۔اس میں بیرسٹر اسدالدین اویسی ایم پی صاحب کی کوششیں شامل رہیں۔ یہ اطلاعات موصول ہوئیں کہ پرسنل لا بورڈ کے بعض ذمہ داران جیسے فیصل محمد رحمانی، جماعت اور آل انڈیا ملی کونسل، امارت شریعہ اور مسلمانوں کے علاقائی بہت سے گروپس نے اپوزیشن قائدین سے مل کر یادداشتیں پیش کی ہیں جس کا بڑا اچھا اثر دیکھا جا رہا ہے۔ بورڈ کے بعض عقلاء کا ہمیشہ کی طرح یہ کہنا ہے کہ کیا ملت کا ایک ہی مسئلہ وقف ترمیمی بل 24 ہی رہ گیا ہے اور بہت سے مسائل جس پر توجہ دینی چاہیے۔ بات بالکل صحیح، جدوجہد میں توازن ہونا چاہیے لیکن پہلے سر پر جو تلوار لٹکی ہوئی ہے اس کے خلاف متحدہ آواز اور طاقت کے ساتھ مہم

چلائیں گےتو ان شاء اللہ ضرور حکومت کو بل روکنے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔ یہاں سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ ان علماء وملی قائدین کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ 1995 اور 2013 وقف ایکٹ ہی مکمل طور پر منسوخ کردیا گیا ہے ۔ فی الوقت وقف ایکٹ نامی کوئی ایکٹ باقی نہیں رہا۔ہم لوگوں کو معلق لٹکا دیا گیا ہے۔

خائنین کی وقف بل 24 کی تائید میں سرگرمیاں:

ہندتوا کے ایجنٹس اور مسلمانوں کی صفوں میں گھسے ہوئے عمیل اب وقف ترمیمی بل 24 پر بڑے بڑے پروگرام منعقد کررہے ہیں اور یہ مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کررہے ہیں چونکہ مسلمان بددیانت تھے اور اوقافی جائیدادوں پر ناجائز قبضے کررہے تھے اس لئے اسی طرح کا ایک اچھا قانون کا مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے ہمیں تائید کرنا چاہیے۔ صوفیوں کی بانڈ باجہ پارٹی نے تو پہلے ہی سے وقف بل 24 کی مکمل تائید کا اعلان کردیا ہے۔ ایسی صورتحال میں ملی جماعتوں کی دوہری ذمہ داری ہے کہ اس پر روک لگانے کی کوشش کریں۔بعض مقامات پر کھلے عام جو مسلمان بی جے پی کی نمائندگی کرتے ہیں وہی زبردست بے دریغ پیسہ خرچ کررہے ہیں ۔اوقافی ترمیمی بل 24 پر پروگرام کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کا تائیدی ذہن بنانے کے لئے کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔اس میں RSS کی ذیلی ونگ مسلم منچ ایڑی چوٹی کا زور لگارہی ہے کہ کس طرح مسلمان اعمیش بے بصیرت بن کر اس سیاہ وقف ترمیمی ایکٹ کو من وعن قبول کرلیں۔

وقف بل 24 کی مخالفت میں جدوجہد تیز کرنی چاہیے !!:

ہم ملت کے تعلیمی یافتہ طبقے خاص کر دانشور، صحافی وکلاء یونیورسٹیوں کے پروفیسرس اور پروفیشنل کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ بورڈ

نے بڑی ہی عدم دلچسپی اور بے دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند بیانات اور JPC کے ممبران سے نمائندگی کی بات کہہ کر مسلمانوں کو مایوس کر دیا۔

کوتاہ نگاہ قیادت نے مصالحہ العباد پر مصالحہ مسلک و مدرسہ اور پھر اپنی اپنی جماعتوں کی بقاء کو ترجیح دی۔ یہ نہ ہماری ملی قیادت کی بصیرت اور دانائی کہلائی جاسکتی ہے اور نہ کبھی ڈرو خوف۔ خبالہ پن ملت کی قیادت کے تاریخ اسلام میں جو ہر اور گوہر رہے ہیں۔ عصر حاضر کے چیالنجس کا مقابلہ لغو مہمل طریقہ پر کیا جا رہا ہے۔ اگر مسلمانوں کے کمر توڑ مسائل پر ایسی سرد مہری اختیار کریں گے تو یہ مسلمانان ہند کی تاریخ کا ایک افسوسناک باب بن جائے گا اور آئندہ آنے والی نسل مسلم کو اور قیامت میں ہم سب کو اس کا جواب دینا پڑے گا۔

اپوزیشن ارکان اسمبلی و پارلیمنٹ کے حلقوں و سیکولر سیاسی جماعتوں میں موثر لابیئنگ کی جاتی تو صورتحال مختلف ہوتی۔ ملی قیادت نے اپنے سماعت اور بصارت کے تمام ذرائع بند کر لئے ہیں اور عامۃ المسلمین کی اہم بنیادی پُرخلوص اپیل ہرگز سننے تیار نہیں ہے۔ اس کے لئے یقیناً سڑکوں پر احتجاج کی ضرورت نہیں تھی لیکن عوامی مقامات کے اندرونی حصوں میں پُر اَمن اجتماعی پروگرام ضرور ہونے چاہیے۔ جن ریاستوں میں بی جے پی کی سرکار نہیں اور مسلمانوں پر کسی قسم کا ظلم و جور نہیں ان ریاستوں میں تو چھوٹے بڑے شعور بیداری کے پروگرام منظّم کئے جاسکتے تھے۔

ہماری اسلاف کی میراث اسلامیہ چھین لی جارہی ہے جس کے بعد نئی نسلوں تک اسے منتقل کرنے میں قانونی رکاوٹوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ منصوبہ بند پیانے پر تمام اوقافی جائیدادیں ہڑپ کر لئے جانے کی خدشات بڑھ گئی ہیں۔ سوچ سمجھ کر قانونی بیداری کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو سکے ہر سطح پر مہم جاری رکھیں۔ سیکولر جمہوری دستوری ملک میں آج نہیں تو کل ہمارے بنیادی حقوق کا ضرور تحفظ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

سلامہ اکیڈمی

سلامہ سنٹر، پرانی حویلی حیدرآباد